یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے ۱

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲ روپے
رؤساء و جاگیرداران سے ۸ روپے
عام خریداران سے ۴ روپے
ششماہی ۲ روپے
ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ ۴ پنس
ششماہی ۴ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونا چاہئے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

ہاتھوں حدیث کیا ہے وہ وراثہ درج مصطفےٰ

نمبر ۲۸ جلد ۱۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین بحصول ڈاک ٹکٹ واپس ہو سکیں گے۔

امرتسر مورخہ ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۴ مئی ۱۹۱۵ء بروز جمعہ المبارک

فہرست مضامین

قادیانی مشن (مسیح موعود کے وقت کینے دور ہونگے) ... ۱
آج کل کے صوفیا ... ۱
اہلحدیث کی اپیل اہلحدیث کی خدمت میں ... ۲
عذر گناہ بدتر از گناہ ... ۳
بقیہ ابطال قدامت سلسلہ دنیا ... ۵
پاک بے حیائی ... ۷
اراکین اہلحدیث کانفرنس سے دو باتیں ... ۸
اہلحدیث کمیٹی ... ۹
قادیانی فیکہ ... ۱۰
قادیانی مناظرہ سے گریز ... ۱۰
مذاکرہ علمیہ تفسیر ... ۱۱
نام کے اہلحدیث یا کام کے ... ۱۱
فتاوے ... (۱۲) ... متفرق نوٹ ... ۱۳
انتخاب الاخبار ... ۱۴
اشتہارات ... (۱۵) ... ۱۶

قادیانی مشن

(مسیح موعود کے وقت کینے دور ہو گئے)

انجیل میں ایک فقرہ ہے "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" جس کو عرب لوگ کہتے ہیں الثمرة تنبئ عن الشجرة یہ قانون بہت صحیح ہے۔ خصوصاً اس صورت میں کہ درخت کے پھل کا میٹھا ہونا کسی صحیح دلیل سے ثابت ہو۔ اس لئے جو پھل ہمارے سامنے پیش کیا جاوے اگر وہ میٹھا نہیں ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس درخت کا نہیں۔

آؤ اس قاعدہ سے ہم قادیانی مسیح کی جانچ کریں۔ گو اس سے پہلے بھی ہر ایک قسم کی جانچ ہم کر چکے ہیں۔ حدیث شریف میں مسیح موعود کے حق میں وارد ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لينزلن ابن مريم حكما عادلا فليكسرن الصليب وليقتلن الخنزير وليضعن الجزية ولتتركن القلاص فلا يسعى عليها ولتذهبن الشحناء والتباغض والتحاسد وليدعون الى المال فلا يقبله احد (مسلم)	رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضرور ابن مریم منصف عادل ہو کر اتریگا پھر وہ صلیب کو توڑ دے گا اور خنزیروں کو قتل کرے گا اور جزیہ موقوف کریگا۔ اور اونٹوں پر کوئی سوار نہ ہوگا اور کینے۔ عداوتیں اور حسد سب دور ہو جائینگے۔ اور لوگوں کو مال کی طرف بلایا جائیگا کوئی قبول نہ کریگا۔

اس حدیث میں سے ہمارے زیر بحث صرف ایک فقرہ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں "کینے دور ہو جائینگے" یہی فقرہ تمام حدیث میں برتر ہے۔ یہ فقرہ مسیح موعود کے زمانہ میں مسلمانوں کا تمدن بتلاتا ہے یعنی مسلمانوں کی اس وقت یہ حالت ہوگی کہ مسیح موعود کے اثر صحبت سے ان کے کینے

گلزار احمدی یعنی معارج النبوۃ کا ترجمہ پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے قیمت اصلی ۱ روپیہ رعایتی سے ۱۲ آنہ مجلد (مینیجر)

AsliAhleSunnet.com

اور رنجشیں سب دور ہو جائینگی۔ وہ اس وقت کیا ہو جاوینگے۔ اس شعر کے مصداق ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

مسلمان گویا قالب اور ایک جان ہونگے۔

جناب مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں جب کبھی یہ حدیث پیش ہو کر سوال ہوا کہ مسیح موعود کے آنے سے یہ برکت مسلمانوں میں ہونی چاہئے تھی حالانکہ نہیں ہے مسلمان بدستور ایک دوسرے سے عداوت کینہ اور رنجش رکھتے ہیں تو جواب ملتا تھا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسیح موعود کے ماننے والوں کی کیفیت ہو گی منکرین اس نعمت سے محروم رہینگے اور ہونا بھی چاہئے کہ محروم ہی ہوں کیونکہ کفر اور ایمان کے ثمرات ایک سے نہیں ہو سکتے۔

یہ جواب مرزا صاحب کی زندگی میں بھی صحیح نہ تھا آجکل تو اس کی غلطی ایسی نمایاں ہو رہی ہے کہ مثل طلوع الصبح (روز روشن کی طرح) اس کو کہا جائے تو بجا ہے۔

مرزا صاحب کی زندگی میں کیوں صحیح نہ تھا اسلئے کہ مرزا صاحب نے خود ایک مقام پر اپنے مریدوں یا بالفاظ دیگر اپنی امت کے اخلاق اور برتاؤ کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے:-

اخی مکرم حضرت مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بار ہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے **اکثر لوگوں** نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور **للہی محبت** باہم پیدا نہیں کی۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبۂ نصوح کر کے پھر بھی ایسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیک نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں۔ اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بناء پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔

(اشتہار التوائے جلسہ ملحقہ شہادت القرآن)

یہ عبارت باآواز بلند پکار رہی ہے کہ مرزا صاحب کی زندگی ہی میں ان کی جماعت میں حدیث مذکور کا اثر نہ تھا۔ اب بعد انتقال جو حالت ہے عیاں راچہ بیان۔ قادیانی پارٹی لاہوری سے اور لاہوری قادیانی سے اسی قدر بلکہ اس سے بھی زیادہ کشیدہ اور رنجیدہ ہیں کہ کسی جلسہ یا مجلس میں دونوں پارٹیاں یکجا ہو جاویں۔ غیروں سے تو گفتگو اور صاحب سلامت بھی کرینگے مگر آپس میں نہیں۔ کیونکہ خلیفہ قادیان کا فتویٰ ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ ہم مل کر کام کر سکتے ہیں مگر ان لوگوں کے ساتھ نہیں مل سکتے جنہوں نے قادیانی خلافت سے علیحدگی کی۔

ہمیں اس موقع پر نہ اس فتوے پر بحث کر کے غلط یا صحیح ثابت کرنا منظور ہے نہ ان دونوں پارٹیوں میں سے کون حق پر ہے اس کا ثبوت دینا منظور ہے۔ بلکہ مطلب حدی دیگر ہست۔ ہمیں یہ بتلانا مقصود ہے کہ بحکم ذکرھم بایام اللہ واقعات کو سامنے رکھو اور حدیث نبوی کو مطالعہ کرو کہ بموجب الفاظ حدیث مسیح موعود کا ثبوت ہوتا ہے؟

پھر اگر بغیر ایچ پیچ کے تمہارا ایمان یہ فیصلہ کرے کہ ہاں حدیث مذکور قادیانی مسیحیت پر چسپاں ہے تو تمکو اختیار ہے تسلیم کر لو۔ اور اگر یہ فیصلہ کرے کہ حدیث مذکور صریح اس کی نقیض بلکہ مناقض ہے تو ذرا سپر غور کر کے سلطان محمود غزنوی کی طرح بت شکنی پر ہمت کرو۔ اگر تم لوگ آج ہمت نہ کرو گے تو بھی یہ بت زیادہ دیر تک رہنے کا نہیں۔ لیکن افسوس ہے تمہاری غلطی کی صلاح پھر نہ ہو گی ؎

خبرے کن اے فلان وغنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

یہ ہمارا خطاب خاصکر ان لوگوں سے ہے جو ہر ایک بات کو معقولیت سے سنتے اور مانتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں سے ہمیں توقع ہے کہ وہ حدیث مذکور پر غور کر کے قادیانی واقعات جو قدرتی طور پر وقوع پذیر ہو رہے ہیں غور سے دیکھینگے۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ۔

آج کل کے صوفیاء

یہ بات اب قابل ذکر نہیں رہی کہ اسلام کے سربرآوردگان کی ہر ایک قسم میں خرابی آگئی۔ اسلام کے سربرآوردگان تین قسم کے لوگ تھے (امراء، علماء اور صوفیاء)۔ امراء اپنے مال سے اسلام کی خدمت کرتے تھے۔ علماء علم سے اور صوفیاء اپنی صحبت کے اثر سے۔

بغور دیکھا جائے تو ان تینوں طبقوں میں کمی آگئی ہے۔ امراء کا حال کون نہیں جانتا کہ اس شعر کا مصداق ہے ؎

جو کی حضرت عشق نے رہنمائی
تو کر دی بھرے گھر کی دم میں صفائی

علماء کی حالت اس سے زیادہ زبوں ہے۔ طبقۂ امراء تو مال کے نشہ میں عزت کے ساتھ گناہ کرتے ہیں مگر علماء ذلت کے گڑھے میں گرتے ہیں۔ ان کی زبوں حالت صرف تلاش معاش کے لئے ہوتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ان دونوں طبقوں کی گمراہی پر اتنا تعجب نہیں۔ جتنا کہ صوفیاء کی حالت پر افسوس ہے۔ کیونکہ امراء اور معمولی علماء کو دنیا سے ایک قسم کا تعلق ہے گو ان کو ایسا نہیں چاہئے تھا تاہم اس سے کسی کو انکار نہیں کہ ان کو دنیا اور دنیا کی چیزوں سے تعلق ہے۔ لیکن صوفی کی تو ماہیت ہی اس تعلق کی نفی سے مرکب تھی ان کا تو قول تھا ؎

ہم خدا خواہی وہم دنیائے دوں
ایں خیال است ومحال است وجنوں

اس لئے صوفیاء کے تغیر حال پر زیادہ افسوس ہے صوفیاء میں تغیر کی علامت صرف ایک ہے جو عام طور پر نہیں تو خاص خاص مواقع پر نظر آتی ہے۔ وہ کیا ہے۔ خود ستائی اور بڑائی۔

ہمارے پنجاب میں یوں تو صوفیاء بے شمار ہیں مگر نام آور چند ہیں۔ ان میں سے ایک بزرگ حافظ سید جماعت علیشاہ ہیں آپ کو سیف الدولہ کی طرح

AsliAhleSunnet.com

قصائد مدحیہ سُننے کا بہت شوق ہے۔ گزشتہ قصائد مدحیہ کا ذکر تو وقتاً فوقتاً اہلحدیث میں ہوتا رہا ہے۔ جن میں سے چند اشعار یہ ہیں۔ مرید پیر جی کو مخاطب کرکے کہتا ہے ؎

تو وہ مسیح نفس ہے کہ تم اگر کہدے
بے نگو ہیں مردے کو عذر بے جانی

یعنی تو اگر مُردوں کو اُٹھنے کا حکم دے تو وہ اپنی بیجانی کا عذر نہیں کر سکتے۔ بلکہ فوراً قبروں سے نکل آویں۔ (عمل کرکے دکھادیں تو جانیں۔ سب سے پہلے والدین پر شروع کریں)

دوسرا مرید کہتا ہے ؎

عدو جن کے دارین میں روسیاہ ہیں
مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں

قادیانی مسیح نے تو اتنا ہی کہا تھا کہ میرے سچے مریدوں کو طاعون نہیں ہوگا۔ تو اُس بیچارہ پر اتنی لے دے ہوئی کہ الامان۔ مگر حافظ جماعت علی صاحب کے مرید اُن کے سامنے اصحاب بدر کی طرح گناہ بخشی کا دعوے کرتے ہیں لیکن پیر صاحب خاموشی سے سُنتے ہیں۔

تیسری آواز آتی ہے ؎

نظر سے ہوئے جن کی لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

ولی بننے کا کیا ہی آسان چٹکلا ہے۔ پیر کے حسب منشاء خدمت کرکے اپنی طرف نظر پھرالی بس ولی بن گئے۔ بالکل آسان اور سادہ نسخہ ہے۔ اسی کو کہتے ہیں۔ "نہ ہینگ لگے نہ پھٹکڑی"۔

خیر یہ تو پُرانے اشعار ہیں۔ جب سے اہل حدیث میں اس قسم کے مدحیہ اشعار پر مواخذات کئے جانے لگے ہیں۔ پیر صاحب کے جلسوں میں اس قسم کی مدائح میں کمی تو ضرور ہوگئی ہے تاہم کوئی نہ کوئی ایسی نظم نکل آتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے اشعار سے پیر صاحب کی طبیعت میں نفرت پیدا نہیں ہوئی۔

حافظ جماعت علی صاحب کا آرگن رسالہ انوار الصوفیا ہے جو لاہور سے ماہوار نکلتا ہے۔ اُس کے دو تازہ نمبروں میں سے چند اشعار نقل ہیں۔ باذواق ناظرین خصوصاً تصوف کی چاشنی رکھنے والے بزرگ ذرا غور سے سُنیں:۔

مرید پیر صاحب کو کہتا ہے اور پیر صاحب سُنتے ہیں:

چو عثمان باحیا عادل چو فاروق ؎
چو صدیقی تو در صدق و صفائی
جماعت شاہ علی مرد خدائی
بملک اہلحدیث فرمانروائی
توانی کرد زہ قوس و قزح را
ہمانا رشد اہل رضائی
اغثنی جا پناہ ما غریباں
بحق خالق ارض و سمائی

(انوار الصوفیا ۵ مارچ ۱۹۱۵ء صفحہ ۱۳)

ان اشعار کا ترجمہ یہ ہے کہ تو چار یاروں کی صفات میں مثیل ہے تو خدا کے ملک میں فرمانروا اور حاکم ہے۔ تو میری فریاد کو پہنچ۔ تو غریبوں کا جا پناہ ہے۔ وغیرہ۔

اور سُنئے:۔

اے مرے مرشد پیارے بے خبر
دین و دنیا کے سہارے بے خبر
کون ہے تجھ بن ہمارا خیر خواہ
اے دلی مالک ہمارے بے خبر
المدد مرشد جماعت المدد
رات دن دل ہے پکارے بے خبر
باب عالی چھوڑ کر جائیں کہاں
تیرے کہلاتے ہیں پیارے بے خبر

(بابت اپریل ۱۹۱۵ء صفحہ ۱)

ناظرین! یہی ہیں اشعار جو اپنے اصلی الفاظ میں نقل ہیں۔ اب فیصلہ آپ کے ہاتھ ہے۔ غور کریں۔ بزرگان سلف صوفیا کرام میں سے کسی ایک کے سامنے بھی ایسے قصائد پڑھے گئے تھے اور انہوں نے پسند کئے تھے؟ اس کا ثبوت ملنے پر ہم اپنا اعتراض واپس لینگے۔

یہ ہیں آج کل کے صوفی اور یہ ہیں آج کل کے ولی بلکہ ولی گر۔ حق تو یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے گو بہت کچھ تعلیاں کیں ولائت تک اور ولائت سے نبوت تک بھی پہنچے مگر اس قسم کی تعلّی انہوں نے بھی نہیں کی کہ خدائی ملک میں تو فرمانروا ہے تو تیر بلا کو روک سکتا ہے وغیرہ۔

ہم نہیں سمجھتے کہ حافظ جماعت علی صاحب کے مریدوں کو مرزا صاحب اور اُن کے مریدوں پر اعتراض کرنیکا کیا حق ہے؟ ذرا سوچ کر اس کا جواب دیں۔

اہلحدیث کی اپیل اہل حدیث سے متمنیانہ

عرصہ سے اخبار اہل حدیث کی ترقی کی طرف بھی خواہان کو توجہ دلائی گئی۔ خطرہ ہے کہ ناظرین کو خیال ہوگا کہ شاید ترقی کی حد ہوگئی ہے اس لئے آج اپیل پیش ہے کہ آپ اہلحدیث کی ترقی کی طرف توجہ کریں تاکہ اس کی شاخیں بھی ملک کے سربرآوردہ اخباروں کی طرح ہو جائیں ہر ایک خریدار اپنے اپنے حلقہ اثر میں اشاعت کرے بلکہ کرنا ہے جزاکم اللہ۔

عذر گناہ بدتر از گناہ

۱۶ر اپریل کے اہلحدیث میں ایک مضمون نکلا تھا جس کا عنوان تھا "آریہ مسافر کی تہذیب" اسمیں آریہ مسافر کے شہید نمبر کی بابت ذکر تھا کہ اُس میں ہمارے نبی اور دنیا کے مصلح اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت ہتک آمیز الفاظ لکھے ہیں یعنی مضمون کو یوں ختم کیا ہے "محمد اپنے پیروؤں کے فتنے سے مرا" اس رسالہ میں اور مضامین بھی سخت زہریلے تھے جن پر دور اسلامی اخبارات نے بھی آواز اُٹھائی۔ اور گورنمنٹ کو اس رسالہ کی ضبطی پر توجہ دلائی۔ مگر اہل حدیث نے اپنے اصول کی پابندی میں گورنمنٹ کو نہیں۔ بلکہ آریوں کی سبھا کو رسالہ کی اصلاح پر توجہ دلائی۔ آریہ اخبارات سے جیسی کچھ امید تھی وہی ظہور میں آیا! یک زبان بولے اسلامی اخبارات کی کمزوری ہے کہ خواہ مخواہ شور مچاتے ہیں۔ گورنمنٹ کوئی ایسی بے خبر نہیں کہ ان کے شور و شر سے متاثر ہو کر رسالہ ضبط کرلے وغیرہ۔

(۳۴)

AsliAhleSunnet.com

اس کی بابت تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ گورنمنٹ اسے ضبط کرے گی یا نہیں اس کا تجربہ تو آریوں کو خوب ہے۔ جو رنگیلا رسول پر کارش مصنفہ غازی محمود (سابق دھرم پال) پر چیخ پکار کر چکے تھے اور خالصہ پنتھ کی "حقیقت" کی بابت بہت کچھ لکھ چکے ہیں تاہم جو ہوا وہ سبکو معلوم۔ مگر سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ کے علاوہ بھی کوئی جگہ ہے؟ جہاں انسان اپنے جرموں کو دیکھکر شرمندہ ہو سکتا ہے؟ میرے خیال میں ہے۔ وہ کیا ہے؟ دنیا میں انسانی سوسائٹی اور بعد موت خدائی حاضری۔ مذہب میں جرائم روکنے کی طاقت اسی لئے سب سے زیادہ ہے کہ وہ خدا کی ہستی کا یقین دلاتا ہے اور پختہ اعتقاد کراتا ہے کہ اس دنیا کے اعمال کی جزا و سزا اُس کے ہاں ضرور ہے۔ مگر جو لوگ مذہب کی آڑ میں ہو کر مذہبی جرائم کرتے ہیں اُن کو کوئی نہیں روک سکتا۔

آریہ مسافر کے حامیوں نے مسلمانوں کی چیخ پکار کو ایسا معمولی سمجھا جیسا وہ رسالہ رنگیلا رسول پر کارش کی بابت شور و شغب کر چکے ہیں کسی کو کہدیا کہ اس نے رسالہ دیکھا ہی نہیں کسی کو کہدیا یونہی سنے سنائے بول اُٹھا مگر اہلحدیث کی مضمون کی نسبت جو عذر کیا وہ سب سے عجیب تر ہے۔ آریہ مسافر کا ایڈیٹر لکھتا ہے:۔

رہا آپ کا یہ کہنا کہ یہ فقرہ کہ آں حضرت اپنے پیرو دں کے فتنے سے مرے۔ یہ تواریخی طور پر غلط ہے۔ ہو سکتا ہے کہ غلط ہو۔ ہمیں اس سے چنداں بحث نہیں۔ سوال تو یہ ہے کہ کیا اس بناء پر شور بے تمیزی بپا کرنا درست ہے۔ اس میں تو شائد ہمارے مسلمان دوستوں کو بھی کلام نہ ہو کہ آں حضرت کے آخری ایام میں آپ کی جماعت میں نفاق کے آثار نمودار ہو گئے تھے جس کی وجہ سے آپ کی طبیعت بہت پریشان رہتی تھی غالباً نامہ نگار کی فتنے سے مراد بھی اسی نفاق سے ہے۔" (آریہ مسافر اپریل ۲۵ء صفحہ ۲۱)

اہلحدیث یہ اُس قوم کے آرگن کی طرف سے جواب ہے جس کا چوتھا اصول ہے کہ سچ کے ماننے اور جھوٹ کے چھوڑنے کو ہر وقت تیار رہنا چاہئے۔ جواب کیا ہے اچھا خاصہ ہتک آمیز بہتان اور سخت دل آزاری ہے۔ "آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری ایام میں آپ کی جماعت میں نفاق پیدا ہو گیا تھا" ایسا سفید بے فروغ ہے کہ اس کی مثال دنیا میں نہ ملیگی۔ قرآن پاک تو کہتا ہے کہ

فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا

(قرآن کی تعلیم سے تم لوگ دشمنی کو چھوڑ کر بھائی بھائی بن گئے)

ایسی قوم کی نسبت یہ خیال کرنا اور شائع کرنا کہ اُن کو فتنہ سے حضور کا انتقال ہوا۔ ایک ایسی غلط بیانی ہے جس کی نظیر دنیا میں نہیں مل سکتی۔

حیرانی ہے کہ یا اُس قوم کے اخلاق کا حال ہے جو تعلیمیافتہ اور مذہبی سوسائٹی کہلاتی ہے۔ افسوس ہم نے ان کے سرپرا اور اُن کو اخلاقی طور سے اس غلط بیانی پر توجہ دلائی جس کا اثر یہ ہوا کہ اُسی غلط بیانی کو مؤکد اور مضبوط بنایا گیا۔ اسی کو کہتے ہیں "عذر گناہ بدتر از گناہ"

ہاں خوب مزے کی بات کہی:۔

"اسلامی اخبارات میں جو پراچین آریوں کے متعلق بے شمار من گھڑت گپیں اور ہتک آمیز باتیں چھپتی رہتی ہیں۔ کیا وہ سب تواریخی طور پر امر واقعہ ہوتے ہیں۔ اور تو اور قادیانی نور کا ایڈیٹر جس کی لیاقت ہی صرف یہ ہے کہ وہ گورمکھی جانتا ہے ویدوں جیسی پاک کتابوں کے متعلق ہر پرچے میں جو بیسیوں بیہودہ باتیں لکھتا رہتا ہے کیا وہ سب تواریخی طور پر سچ ہوتی ہیں" (آریہ مسافر اپریل ۲۵ء)

اہلحدیث خدا کی شان ایسے لوگ بھی دنیا میں موجود ہیں جو جرم کے اقرار میں ادھر اُدھر کی باتیں کہکر انسانی سوسائٹی میں ذلیل ہونا پسند کرتے ہیں۔ مگر صاف اقرار کر کے قبولیت حق کی عزت حاصل کرنا نہیں چاہتے۔

اے جناب کس اسلامی اخبار نے آپکے تاریخی واقعات میں غلط بیانی کی ہے ذرا اُس کا نام تو لیجئے۔ ایڈیٹر نور اگر گورمکھی جان کر ویدوں پر اعتراض کرتا ہے تو کیا بُرا کرتا ہے؟ کیا دنیا میں ایسے لوگ بلکہ ریفارمر بلکہ رشی بلکہ مہرشی نہیں گزرے جو نہ اُردو جانیں نہ فارسی نہ عربی نہ گورمکھی مگر اعتراض کریں انجیل توراۃ پر۔ قرآن شریف پر۔ بلکہ سکھوں کے گورمکھی گرنتھ پر آخر ان سے بھی پوچھنا چاہئے کہ وہ کیوں ایسا کرتے تھے۔ اگر ان کی رہنمائی کے لئے کوئی درمیانی زبان کام آ سکتی تھی تو وہی زبان آج ایڈیٹر نور یا کسی اور معترض کے لئے مفید نہیں ہو سکتی؟

سماجی دوستو! آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند:

آریہ مسافر نے یہ بھی لکھا ہے کہ بڑے آدمیوں کو صفات سے ذکر نہیں کیا جاتا اس لئے ہم نے صرف محمد لکھا۔ آپ لوگ بھی بے شک دیانند لکھا کریں۔" (آریہ مسافر اپریل صفحہ ۲۱)

پہلے تو ہم آپ کی اس مثال پر حیران ہیں خود ہی تو یوں لکھا کرتے ہیں کہ دیانند ہمارا کوئی پیر مرشد نہیں تھا کوئی الہامی نہیں تھا بلکہ ہماری طرح سماج کا ایک ممبر تھا اور جب کسی بزرگ کی بے دلی کا ذکر کیا جائے تو اُس کے مقابلہ پر دیانند کو پیش کر دیتے ہیں۔ کوئی پوچھے کہاں دیانند اور کہاں محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) دونوں کی اہلی حیثیت سے ہم نہیں کہتے۔ بلکہ دونوں قوموں کے مسلمات سے کہتے ہیں۔ مسلمان تو اُن کو رسول خدا یعنے الہامی نبی بلکہ سید الانبیاء رکھتے ہیں اور آریہ دیانند کو سماج کا ایک معمولی غیر الہامی ممبر جانتے ہیں ان دونوں میں کتنا بڑا فرق ہے۔ علاوہ اس کے اگر یہا ہے تو پھر دیانند کے ساتھ اتنے بڑے بڑے القاب کیوں لگایا کرتے ہیں۔ رشی۔ مہرشی بلکہ ۱۰۸ کا عدد لکھکر آسمان تک پہنچاتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم آپ کی راہ پر عمل کرنے کی جرأت بھی نہیں کر سکتے۔

ہم دیانند کے ساتھ سوامی کا لفظ ہمیشہ لکھا کرتے ہیں۔ آج کے مضمون میں چند جگہ جو خالی دیانند لکھا ہے تو اس لئے کہ آریہ سماجی دوست اس لفظ سادگی کو

اپنے اندر جو تلخی محسوس کرینگے وہی تلخی ہمارے حق میں سمجھ لیں۔ اور آئندہ کو اس اخلاقی اصول کے پابند رہیں ”آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند“

تقبیہ ابطال قدامت سلسلۂ دنیا

تنبیہ :- بعض ذی علم آریہ دوست سلسلۂ دنیا کی ازلیت ثابت کرنے اور دور و تسلسل کو ٹھیک بنانے کی غرض سے دائرے کی مثال پیش کیا کرتے ہیں انہیں تقریر مندرجہ بالا کو بخوبی یاد رکھنا چاہئے نیز دائرے کی مثال چند منٹوں کے لئے محض دھوکہ دہی اور مغالطہ میں ڈالنے کی غرض سے ہے کہ اسکی کوئی ابتدا نہیں ہے کیونکہ ہر دائرے کی ابتدا اسکا سنٹر یا مرکز ہے یا جس مقام سے دائرہ کھینچنے والے نے شروع کیا ہے۔ اور بقاعدہ اقلیدس (یوکلڈ) بخوبی اس کا پتہ چل سکتا ہے اور عقلاً اس کی ابتدا ہے نیز دائرہ ایک کام کا نتیجہ اور مفعول ہے اور بنانے والا فاعل ہے۔ فاعل کا وجود دائرے کے وجود پر مقدم ہے اور دائرہ کا وجود موخر۔ ورنہ دائرہ کس طرح سے کھنچ گیا۔ بنا بریں سلسلہ دنیا کو اگر ہم مثل دائرہ ہی کے تسلیم کر لیں تب بھی اس کا وجود حادث اور غیر ازلی ہی ماننا پڑیگا۔ الغرض دنیا اور اُس کا سلسلہ دونوں دلائل مندرجہ بالا کی بنا پر غیر ازلی فانی اور حادث ہیں۔ بہر حال جبکہ دلائل مذکورہ بالا کی بنا پر دنیا اور اُس کے سلسلہ کی قدامت باطل ہوگئی اور عقلی دلائل و سوامی جی کے مسلمات سے دنیا اور اُس کے سلسلہ کا حدوث بغیر تسلیم کئے ہوئے کوئی چارہ کار نہیں رہگیا۔ اور دونوں کی ابتدا نہایت واضح دلائل سے ثابت ہوگئی۔ تو آریہ دوستوں کو بالضرور بتانا چاہئے کہ ابتدائی دنیا میں تمام روحیں صرف انسانی ہی قالب کے اندر تھیں یا حیوانی قالب وغیرہ میں بھی۔ اگر فی الحقیقت انسانی ہی قالب میں تھیں تو ان کے بے شمار و بے حساب تعداد کے لئے (باوجود وسعت روئے زمین کے) خشکی کا حصہ کیونکر کافی ہوا ہوگا کیونکہ (قطع نظر اُن حیوانات کے جن کو ہم نہیں جانتے بلکہ) جس قدر حیوانات ہمارے مشاہدہ اور علم میں ہیں اگر صرف وہی انسانی قالب میں آجائیں تو کسی طرح بھی خشکی کا حصہ نہ صرف اُن کی پوری تعداد کے لئے بلکہ ۱/... کے لئے بھی کافی نہیں ہو سکیگا اقسام حیوانات اور ہر ایک قسم کی کثیر تعداد از روئے مشاہدہ اس طرح مسلم ہے کہ اس میں ذرہ برابر بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں مثلاً گائے بیل بھیڑ بکری وغیرہ سینکڑوں قسم کے چرند۔ طوطا۔ مینا۔ چیل۔ کوا وغیرہ ہزاروں قسم کے پرند۔ شیر۔ چیتا۔ ریچھ۔ شغال وغیرہ انواع و اقسام کے درند۔ سانپ۔ بچھو اور بھڑ وغیرہ طرح بطرح کے گزند (پردار اور بے پر کی)، چیونٹیاں (معمولی اور شہد کی) مکھیاں۔ ٹڈیاں۔ مچھر۔ پتنگے۔ مینڈک۔ مچھلیاں اور دریا و سمندر کے اندر رہنے والے وہ بیشمار حیوانات جو بلا مدد خردبین کے دکھائی دیتے ہیں اور از روئے تحقیقات فلاسفران یورپ پانی کے ایک قطرہ میں ہزاروں جاندار اور خلا کی ایک ایک انچ میں بے حساب کیڑے مکوڑے جن کو سوامی جی جل کا کیڑا* اور وایو کا کیڑا کہتے ہیں جو بلا مدد خردبین کی نظر نہیں آتی ہیں (کنواں۔ تالاب۔ ندی۔ نالا۔ دریا عموماً اور سمندر خصوصاً جس کی گہرائی بعض مقام میں ۱۲ میل تک ہے اور جو خشکی سے تین حصہ زیادہ ہے اُن کے اندر قطرات آب کا شمار اور خلا کی وسعت اور اُس کے ایک ایک انچ کی پیمائش بھی مدنظر رکھنی چاہئے)۔ اور فلاسفران یورپ کی تحقیقات کی رو سے نباتات کے اندر رہنے والے وہ حیوانات جن پر نباتات کا نمو موقوف ہے اُن کو بھی زیر نظر رکھنا ہوگا تب کثرت حیوانات کا پتہ چلیگا۔

جناب شمس الاطباء حکیم و ڈاکٹر غلام جیلانی خان صاحب نے اپنی کتاب مخزن الادویہ اکبری جلد دوم کے صفحہ ۲۲۵۷ سے صفحہ ۲۳۱۶ تک ان چھوٹے چھوٹے جانداروں کی بابت (جنکو بکٹیریا کہتے ہیں) نہایت دلچسپ مضمون تحریر فرمایا ہے۔

کتاب مذکور کے صفحہ ۲۲۵۷ میں ہے کہ دیمدن میں علم الجراثیم کے موضوع پر میرے دوست پنڈت ست والیکر مصور و عکاس مقیم انارکلی لاہور کا ایک انگریزی مطبوعہ لکچر قابل ملاحظہ ہے جو صاحب انگریزی و سنسکرت جانتے ہوں وہ اُسے ضرور دیکھیں۔

صفحہ ۲۲۶۰ میں ہے کہ اگر روٹی وغیرہ کہیں بے احتیاطی سے پڑی رہے تو اُس کو پھپھوندی لگجاتی ہے جو ہمیں دکھائی دیتی ہے یہ (پھپھوندی) بھی درحقیقت جراثیم ہی ہوتے ہیں۔ شربت وغیرہ کی بوتل میں جالا پڑ جاتا ہے اس میں بھی جراثیم ہی ہوتے ہیں۔ بند اور گندے پانی پر سبز کائی جم جاتی ہے وہ بھی درحقیقت نباتی جراثیم ہوتے ہیں۔ گندھا ہوا آٹا کچھ عرصہ رکھنے سے خمیر ہو جاتا ہے کیوں؟ اسمیں بھی جراثیم داخل ہو جاتے ہیں۔

صفحہ ۲۲۶۲ میں ہے کہ ایک اوسط درجہ کو ۲۵ ہزار بکٹیریا کو باہم جوڑ کر ایک قطار میں رکھا جاوے تو وہ صرف ایک انچ لمبی قطار بنیگی۔

وزن کے لحاظ سے بکٹیریا کا یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ متوسط قامت کے بیس ارب بکٹیریا کا وزن ۱/۳۲ گرین یا تقریباً ایکدانہ خشخاش کے وزن کے برابر ہوتا ہے۔

صفحہ ۲۲۶۳ میں ہے کہ یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ ایک واحد بکٹیریم (جرثومہ) دس گھنٹوں کے عرصہ میں ۲۰ لاکھ کی تعداد تک بڑھ سکتا ہے اور ایک کالرا جیسی لائی (کرم ہیضہ) ایک روز میں چار ارب ۸۰ کروڑ جراثیم ہیضہ بنجاتے ہیں۔

صفحہ ۲۲۶۵ میں ہے بکٹیریا کی ہر جگہ اس قدر کثرت و بہتات ہے کہ پناہ بخدا۔ ہوا۔ پانی۔ اور مٹی میں یہ ہر جگہ بکثرت موجود ہیں۔ بیشمار بکٹیریا ہمارے ناک اور منہ کے راہ سے ہمارے جسم میں داخل ہوتے ہیں اور ہمارے بدن کی جلد تو اُن کے لئے نرم و گرم بستر ہے۔ ایک قطرہ شیر میں ہزاروں

* دیکھو ستیارتھ صفحہ ۱۲/۱۵۲-۱۵۴ و ۵۹۹ و ۱۲/۱۵۸ صفحہ ۹۰۳ وغیرہ (مولف عفی عنہ)

AsliAhleSunnet.com

بکٹیریا ہوتی ہیں۔ اور ایک قطرہ آب غلیظ میں تو لاکھوں ہوتے ہیں۔ ہوا میں ان کی کثرت کا یہ حال ہے کہ یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ شہر لندن کے ہر ایک باشندوں کے پھیپھڑوں میں فی گھنٹہ بالاوسط ۱۴ ہزار مائکروبز (یعنے جراثیم) براہ تنفس داخل ہوتے ہیں۔ کتاب مذکور میں ہے کہ امراض مندرجہ ذیل کے باعث بھی یہی جراثیم ہیں:- بہاٹ۔ الجرہ۔ (ابجہ۔ انگارہ) سرطان۔ نزلہ۔ زکام۔ ہیضہ۔ خناق وبائی۔ پیچش۔ سوزاک۔ داء الکلب (ہلکاؤ) جذام۔ طاعون۔ نمونیا۔ آتشک۔ گزاد نیند کی بیماری۔ سل۔ بعض اقسام بخار وغیرہ۔

آریہ دوستو حیوانی قالب کے اندر کثیر التعداد بداعمال انسانی ارواح کا منظر تو ٹھنڈے دل سے یقینی طور پر آپ ملاحظہ فرما چکے۔ اب انواع و تمام کے نباتی قالب میں جو مہا پاپی انسانوں کی روحیں اپنے اپنے مہا پاپ کی سزائیں بھگت رہی ہیں (اور جن کو نہ صرف آپ بلکہ بڑے بڑے رشی مہرشی آریہ روزانہ دونوں وقت خاموشی کے ساتھ بلا تکلف اور بلا خیال بے رحمی اور ایذا رسانی وغیرہ کے نوشجان فرما رہے ہیں) سرسری طور پر ان کو بھی ملاحظہ فرما لیجئے تاکہ ارواح کی تعداد میں کچھ اور بھی اضافہ ہو جاوے۔ سوامی جی کا ارشاد ہے کہ جو شخص بذریعہ جسم کے چوری اور دوسری کی عورت سے مباشرت، نیک آدمیوں کی ہلاکت وغیرہ بدکام کرتا ہے اُس کا جنم درخت وغیرہ غیر متحرک قالبوں میں ہوتا ہے (ستیارتھ ۹/۴۶ صفحہ ۳۳۸) منوسمرتی (مترجمہ پنڈت تلسی رام جس نے شام وید کا بھاش کیا ہے اس) کے باب ۱۲ اشلوک ۶۴ میں ہے کہ گرو کی عورت سے ہمبستری کرنے والا شخص گھاس پات گچھے دار درخت اور پھولوں کی بیل اور کچی گوشت کھانے والے اور بڑے کام کرنیوالو کی جون میں سو دفعہ جاتا ہے۔ اور منوسمرتی ترجمہ لالہ سوامی دیال مطبوعہ مطبع منشی نول کشور کے باب ۱۲ اشلوک ۵۸ میں گھاس پات وغیرہ کی جون میں والدہ سے جماع یعنے ہمبستری کرنیوالے شخص کو بتایا ہے۔

حوالجات مندرجہ ذیل میں بھی انسانی روح کا اپنی بداعمالی کے باعث نباتات* کے قالب میں بذریعہ تناسخ موجود ہونا مندرج ہے۔

یجروید ۹/۱۹ و ستیارتھ صفحہ ۳۳۸ و صفحہ ۵۹۹ و صفحہ ۶۰۲ و منوسمرتی ۱۲/۹ و ۱۲/۴۴ و ۱۲/۱ و کلیات آریہ مسافر صفحہ ۵۱۲ کالم ۱ و نوٹ بابو نہال سنگھ مندرجہ ستیارتھ صفحہ ۶۰۲ وغیرہ۔ الغرض اگر تمام خشکی تری۔ قطرات آب و قطرات دودھ۔ نباتات اور غلا وغیرہ کے اندر موجودہ روحوں کا شمار کیا جاوے تو اُن کی شمار اور تعداد کے لئے اگرچہ مہا سنکھ سے اوپر کروڑوں ہندسے بھی ہوں تو وہ بھی اُن کی صحیح تعداد اور ٹھیک ٹھیک شمار کے لئے ہرگز کفایت نہ کرینگے

یہ امر نہایت واضح ہے کہ مندرجہ بالا روحوں میں سے اگر سنکھواں حصہ بھی انسانی جون میں آجائیں تو خشکی کا حصہ اُن کے پاؤں رکھنے کے لئے بھی کسی طرح کافی نہ ہوگا۔ ان کے سامانِ غذا اور جائے سکونت وغیرہ کی بابت جو ناگفتہ بہ حالت ہوگی اس سے سکوت ہی بہتر ہے۔

نیز مندرجہ بالا بھوگ جونی ارواح جو کروڑہا سنکھ کی تعداد میں تقریباً یکساں حالت کے اندر نظر آتی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی جون میں ان کے گناہوں کی نوعیت بھی تقریباً یکساں ہی رہی ہوگی۔ تب ہی تو بھوگ جونیوں کے اکثر افراد اپنی اپنی بھوگ جونی قالب کے اندر تقریباً یکساں سزا کی حالت میں رکھے گئے۔ اس لئے بھوگ جونی قالب سے اگر کروڑہا سنکھ ہیں تو صرف دو ہی ایک سنکھ ارواح کو رہائی حاصل کرکے زیادہ سے زیادہ پچیس تیس برسوں کے اندر بچے، لڑکے۔ جوان۔ بڈھے اور عورت و مرد ملا کر روئے زمین پر کبھی نہ کبھی انسانی قالب میں ضرور موجود ہونا چاہئے تھا۔ لیکن موجودہ دنیا کو قائم ہوئے بحسب اعتقاد آریہ دوستوں کے ایک ارب ۹۶ کروڑ ۸ لاکھ ترپن ہزار ۱۵ برسوں کا زمانہ گزر گیا۔ اور بہت سی بھوگ جونی انواع کے افراد کا ہمیشہ یکساں حالت میں سزا پانے کے باوجود بھی ان کے بھوگ جونی قالب میں رہنے کا زمانہ اس قدر دراز مدت سے آج تک کبھی پچیس تیس برسوں کے اندر رفتہ رفتہ بھی نہیں ختم ہوا جس میں دو ایک سنکھ انسان کی تعداد روئے زمین پر یکساتھ موجود پائی گئی ہو۔ بلکہ آریہ دوستوں ہی کی ابتدائی دنیا سے لیکر آج تک انسان کی رفتہ رفتہ ترقی ہزاروں سے لاکھوں اور لاکھوں سے کروڑوں اور کروڑوں سے اربوں تک جو آج نظر آتی ہے ان پر نظر کرنے سے ایک انصاف پسند انسان (اگرچہ وہ آریہ ہی دوست کیوں نہ ہو اس) کو یقین بلکہ حق الیقین کا درجہ حاصل ہوتا ہے کہ انسانی روحیں علیحدہ ہیں اور مندرجہ بالا حیوانات کی روحیں علیحدہ۔ نہ تو انسانی ارواح کسی حیوان کے قالب میں جاتی ہیں اور نہ حیوانی روحیں کسی انسان کے قالب میں داخل ہوتی ہیں۔ (اور مسئلہ تناسخ بالکل غلط اور لائق تسلیم نہیں۔ اس کی بنا محض اٹکل اور قیاس پر قائم ہے اس کے اثبات کے لئے ہمارے دوستوں کے پاس کوئی عقلی و نقلی دلیل نہیں اور نہ لاکھوں مہا پرلے تک مل سکتی ہے) بلکہ جس طرح انسان خدائے قادر مطلق کی صنعت کی ایک اعلیٰ و اشرف مخلوق ہے اسی طرح تمام مندرجہ بالا حیوانات بھی اسی سرو شکتیمان کی قدرت اور مصلحت کی ایک اعلیٰ کامل خلقت اور اُس کی کامل حکمت کے ایک علیحدہ وجود ہیں اور بس۔

بہرحال اگر یہ تمام مندرجہ بالا روحیں ابتدائے

* حسب آریہ اعتقاد کے نباتات کے اندر انسانی روح ہونے کی برنسبت ہمارے رسالہ مسمّٰی بہ آریہ مسلمات بابت اتحاد گوشت و نباتات کے چھپنے کا انتظار کرو جو بالکل مکمل اور تیار ہے۔ (مولف)

* مندرجہ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اُردو صفحہ ۱۳۱ (مولف عفی عنہ)

* سوامی جی کا ارشاد (یجروید کی شہادت سے) ہے کہ ابتدا میں ایک یعنی سیکڑوں اور ہزاروں انسان پیدا ہوئے (ستیارتھ ۸/۴۴ صفحہ ۲۹۸) آریہ دوستو! ابتدا میں مندرجہ بالا روحیں کہاں رہیں (مولف عفی عنہ)

AsliAhleSunnet.com

دنیا میں انسانی قالب کے اندر نہیں رہیں بلکہ موجودہ زمانہ کی مانند بعض انسانی جسم میں اور سب کی سب اپنے اپنے مندرجہ بالا قالبوں کے اندر تھیں۔ تو بتانا چاہیئے کہ پرمیشور کا انصاف کیا ہو گیا کہ بغیر اعمال سابقہ کے ہزاروں ارواح کو تو ابتدائی دنیا میں اس نے انسانی قالب کے اندر بھیجا۔ جو تمام قالبوں سے اعلےٰ ※ و اشرف اور کرم جونی ہے اور بقیہ کو ※ حیوانات مندرجہ بالا کے قالبوں میں داخل کیا جو بھوگ جونی اور جیل خانہ یعنی سزا پانے کا قالب ہے۔ نیز یہ بھی بتانا چاہیئے کہ ابتدائی دنیا میں پرمیشور نے ※ تمام انسان کو یکساں حالت میں پیدا کیا یا موجودہ زمانہ کی مانند۔ اگر یکساں حالت میں پیدا کیا (جیسا کہ سوامی جی کا مقولہ ہے) تو اس وقت لوگوں کا کام کس طرح انجام پاتا رہا۔ (یعنی اگر انسان ہی انسان رہے اور حیوانات و نباتات نہ رہے جیسا کہ اپدیش منجری کے صفحہ ۵۹ کا مضمون ہے تو کھانے کے لئے غذا اور ہون کرنے کے لئے گھی۔ ہل چلانے کے لئے بیل اور سواری کے لئے گھوڑے وغیرہ کیونکر بہم پہنچے ہونگے اور تمام انسان کی یکساں حالت ہونے سے کھانا پکانے۔

※ بھومکا صفحہ ۳۳ و صفحہ ۳۴ (مولف عفی عنہ)

※ کلیات صفحہ ۸۰ (مولف عفی عنہ)

※ سوامی جی نے اپدیش منجری کے صفحہ ۹۵ میں لکھا ہے کہ ابتدائی دنیا میں ایشور نے بہت سے انسان۔ حیوان اور پکھیرو پیدا کئے اور صفحہ ۶۰ میں لکھا ہے کہ صرف انسان پیدا ہوئے اور حیوان وغیرہ نہ ہوئے اور صفحہ ۸۹ میں ہے کہ ابتدائی سرشٹی میں سب (یعنی جمادات اور حیوانات وغیرہ) کے بعد انسانی جاندار پیدا کئے۔ اور بھومکا کے صفحہ ۶۷ میں ہے کہ ایشور پہلے زمین کو پیدا کرتا ہے اور پھر اسکی قدرت سے جیو بھی جسم اختیار کرتا ہے۔ الغرض اس بارہ میں سوامی جی کے تین مختلف اقوال ہیں خود انکو کسی کی صحت کی بابت وثوق نہیں تھا اس لئے یہ امر مشتبہ ہی رہا (مولف عفی عنہ)

※ سوامی جی کا ارشاد ہے کہ ان وشیوں میں سب جاندار ایک ہی سے اور ایک رس تھے۔ اپدیش منجری صفحہ ۵۹ آدی سرشٹی میں سب انسان بچپن کی سی حالت میں تھے۔ اُن کے لئے کوئی امر و نہی نہیں تھا نہ ہی اب تک کوئی قانون تھا۔ آنکھوں سے روپ دیکھنا۔ کانوں سے شبد سننا۔ پاؤں سے چلنا وغیرہ۔ بس اس سے زیادہ کام آدی سرشٹی میں نہیں تھا ایسی حالت آدی سرشٹی میں کچھ عرصہ تک رہی۔ پھر میشور نے منشیوں کو وید گیان دیا (اپدیش منجری صفحہ ۶) (مولف عفی عنہ)

مکان بنانے۔ جاروب کشی اور پلیدی صاف کرنے وغیرہ صدہا اور ہزارہا مختلف ضرورتیں ان لوگوں کی کس طرح رفع ہوئی ہونگی۔ نیز یکساں حالت میں ہونے سے تمام روحیں مردوں ہی کے قالب میں رہی ہونگی۔ اس صورت میں نسل کی ترقی اور توالد وتناسل کا سلسلہ کس طرح چلا ہو گا۔ اور اگر تمام روحیں یکساں حالت میں نہیں پیدا کی گئیں تو بتاؤ کہ بلا وجہ کسی روح کو عورت، کسی کو مرد۔ کسی کو گائے۔ کسی کو گھوڑا۔ کسی کو کتا کسی کو بلی۔ کسی کو غلاظت کا کیڑا۔ کسی کو گھاس کا پودا پرمیشور نے کیوں بنایا۔ اس بے موجب کارروائی سے پرمیشور کو عیب لگتا ہے یا نہیں (ستیارتھ ۹ طبع ۳ دیکھکر بتانا ہوگا اور اس صورت میں تناسخ کی بنیاد کیونکر قائم رہ سکتی ہے؟

(راقم دیانندی دوستوں کا پرانا سیوک محمد انصاری انڈیوریا)

پاک بے حیائی

گزشتہ پرچہ اہلحدیث میں ناظرین نے پڑھا ہوگا کہ گجرانوالہ میں میرے دو لیکچر ہوئے اُن لیکچروں میں قادیانی پارٹی نے کھنڈت ڈالنے کی کوشش یوں کی کہ ایک بھولے بھالے نوجوان کو بہکایا کہ جلسہ میں وفات مسیح پر بحث ہوجائے۔ منتظمین جلسہ نے کہا یہ جلسہ مخالفین اسلام کے مقابلہ میں ہے اسلئے اس بحث کا یہاں ذکر مناسب نہیں۔ مگر بھولا نوجوان یہی کہتا رہا مجھے اس سے کیا مطلب تھا۔ آخرکار منتظمین جلسہ نے میرے ہاتھ میں اُن مضامین کی ایک فہرست دیدی جن پر انکو لیکچر کہلوانا تھا۔ خیر لیکچر ہوا گر حاضرین (جن میں مرزائی (لیکن روشن خیال) بھی کثرت سے شریک تھے) کے شوق سے دوسرے روز کے وعظ کی منادی بھی ہوئی اور وعظ بھی ہوا۔ صدر جلسہ بابو غلام حیدر صاحب پنشنر تحصیلدار خود معتقد مرزا تھے۔ اُنہوں نے مولوی اکبر خان صاحب ایڈیٹر پیغام صلح لاہور کو ایما کیا کہ اس تقریر پر کچھ اظہار رائے کریں۔ مولوی صاحب نے حق انصاف سے یہ کہا کہ اس تقریر کے متعلق میں کیا عرض کروں اس شعر کی مصداق ہے ؎

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجا است

اس کے بعد اپنے مافی الضمیر کو بہت واضح لفظوں میں ظاہر کیا۔ ساتھ ہی اس کے میں دیکھتا تھا کہ مولوی صاحب کو اپنے قادیانی بھائیوں سے کچھ خوف سا لگ رہا تھا اس لئے وہ یہ بھی کہہ گئے کہ مولوی ثناء اللہ احمدیت کے سخت مخالف ہیں مگر میں اس کو ایک کمینہ پن جانتا ہوں کہ کسی مخالف کی اچھی بات کو بھی اچھا نہ کہا جائے۔ میں حیران تھا کہ ایسی معمولی بات پر مولوی صاحب کو اتنا دفع دخل مقدر کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی۔ لیکن اصل یہ ہے کہ اپنے سگے بھائیوں کی خوخصلت سے جیسے وہ واقف ہیں ہم نہیں۔ اس لئے اُنہی کا قیاس صحیح نکلا قادیان کے اخبار الفضل میں ایک تو جلسہ میں وفات مسیح پر بحث نہ کرنیکو میرا فرار قرار دیا (اچھا بہت خوب شائد ہی طرح رامپور کے فرار کا بدلہ ہو جائے) دوم اپنے احمدی (مرزائی) شرکاء جلسہ پر خوب بوچھاڑ کی۔ الفضل میں ایک نوٹ لکھا گیا کہ ان (لاہوری پارٹی کے) لوگوں کی حالت اور عقائد

AsliAhleSunnet.com

کا پتہ نہیں لگ چکا ہے کہ مولوی ثناء اللہ جیسے دشمن احمد و احمدیت کے لیکچر میں سب سے پہلے پلیٹ فارم پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور اگر کوئی ان کو اس وقت سر دھنتے دیکھتا تو ضرور کہتا کہ پولوس کے کسی مرید پر روح القدس اُتر آیا ہے۔ ان غیرت مندوں میں جو ثناء اللہ امرتسری کے لیکچر کے مست از حاضرین تھے۔ اکبر شاہ خان اور مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی بھی شامل تھے۔ دوست محمد صاحب پیغام کے مضمون نویس اور مسٹر فضل الٰہی صاحب نومسلم اور بعض دیگر غیر مبائعین تھے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (الفضل ۳ رمئی)

اس کے جواب میں لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح میں ایک مضمون نکلا جس کا عنوان ہے "پاک بیحیائی" جو درج ذیل ہے ناظرین اسے بغور پڑھیں اور داد انصاف دیں۔ (اہلحدیث)

پاک بے حیائی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں کیسی اعلےٰ درجہ کی روشن خیالی اور اولوالعزمی وسیع حوصلگی اور خوش اخلاقی پیدا کی ہے کہ فرمایا کلمۂ خیر جہاں پاؤ اپنی ملکیت سمجھو ؎

مرد باید کہ گیرد اندر گوش
ور نبشت ست پند بر دیوار

ہندوؤں پر جو بڑے بڑے الزام لگائے جا سکتے ہیں ان میں ایک چھوت چھات کا مسئلہ اور برہمنوں کی مجالس میں شودروں کو باریاب نہ ہونے دینا وغیرہ تنگ خیالیاں ہیں۔

اسلام نے یہاں تک وسیع الحوصلگی کی تعلیم دی کہ غیر مذہب والی عورتوں سے شادیاں اور عیسائی ماں سے محبت اور تعظیم کا برتاؤ۔ اور اس کی خدمت میں اپنے آپ کو ایک چاکر کمترین کی حیثیت سے پیش کرنے کا ایما فرمایا۔

اس روشنی کے زمانہ میں جس طرح تمام قوموں اور تمام مذہبوں میں روشن خیالی پائی جانے لگی ہے اسی طرح اسلام سے بھی بہت سی اسرائیلی روایات کی آلائشیں اور پست خیالی و تنگ نظری سے پیدا ہونے والی رسمیں دور ہو گئی ہیں فالحمد للہ

اسلام کی تعلیم کے خلاف کسی زمانہ میں یہ رواج پڑ گیا تھا کہ اہل کتاب کے ساتھ کھانا کھا لینے سے ایک مسلمان کو لوگ کافر سمجھنے لگے تھے اسی طرح جو شخص حضرت مولانا مولوی محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کو نیکی کے ساتھ یاد کرتا تھا اس کا گھر بار لوٹ لینا جائز سمجھا جاتا تھا۔ کسی ہندو کو گائے کا گوشت کھلا دینا بڑے ثواب کا کام اور بغیر کلمہ پڑھے اور ایمان و اسلام کے ارکان سے واقف ہوئے ہی وہ ہندو مسلمان سمجھ لیا جاتا تھا۔ پیران کلیر اور اجمیر کے سالانہ عرسوں میں شریک ہونا حج بیت اللہ سے زیادہ ضروری کام سمجھا جاتا تھا وغیرہ وغیرہ۔

خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اب جہالت و اوہام پرستی تقلید اور پیر پرستی وغیرہ کے بادل پھٹ چکے ہیں۔ اور سمجھدار لوگوں کی مجلس میں اس قسم کی نامعقول باتوں کی حمایت نہایت ذلیل اور قابل شرم کام سمجھا جاتا ہے۔ لیکن کہیں کہیں ابھی تک ایسے **پاک بے حیا** لوگوں کا وجود بھی ضرور موجود پایا جاتا ہے جو اپنی نامعقول باتوں کی نامعقولیت کو کسی طرح سمجھ ہی نہیں سکتے۔ مثلاً ایک صاحب ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ایک اخبار میں لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ چونکہ مسیح موعود کے مخالف ہیں اس لئے ان کے لیکچر میں شریک ہونا اور اُن کی قابل تعریف باتوں پر اظہار مسرت کرنا گناہ عظیم ہے۔ ممکن ہے کہ شائد اس کے بعد یہ فتوے بھی جاری ہو جائے کہ مولوی ثناء اللہ کی ہر ایک بات اور ہر ایک کام کی مخالفت کرنا بڑے ثواب کا کام ہے۔ مثلاً مولوی ثناء اللہ کسی آریہ سے مباحثہ کرے تو تم فوراً اُس آریہ کے طرفدار ہو جاؤ اور اگر ثناء اللہ خدا اور رسول کی مدح و ثنا بیان کرے تو تم (نعوذ باللہ) خدا اور رسول کو گالیاں دینے لگو اور اگر ثناء اللہ کسی مجلس میں قرآن شریف پڑھے تو تم اس کی مخالفت میں فوراً کوئی پُران کھول کر وید کھیان دینے لگو۔ اور اگر ثناء اللہ منہ کے راستے پانی پیئے تو تم کم سے کم ناک کے راستہ پانی پینے کی کوشش کرو انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (پیغام صلح ۹ رمئی)

اہلحدیث افسوس ہے قادیانی پارٹی نے وہی روش اختیار کر لی ہے جس کا نقشہ مولانا حالی مرحوم نے نہایت ہی بُری صورت میں دکھایا ہے ؎

ہمیں واعظوں نے یہ تعلیم دی ہے
کہ جو کام دینی ہے یا دنیوی ہے
مخالف کی ریس اُسمیں کرنی بُری ہے
نشاں غیرتِ دینِ حق کا یہی ہے
جو نکلے جہاز اُن کا بچ کر بھنور سے
تو تم ڈال دو ناؤ اندر بھنور کے

اس سے مزید لطف یہ کہ میں نے جلسہ مباحثہ میں یہ کہا کہ عیسائیوں کے مقابلہ میں ہم سب ایک ہیں۔ مگر قادیانی اخبار میں میرے مباحثہ کی نسبت یہ رائے لکھی ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے اپنی عادت کے موافق غزل خوانی کی جو کچھ ان کے مضمون میں اچھی بات تھی وہ ہمارے حضرت مرزا صاحب سے لی ہوئی تھی انا للہ۔ بھلا بتلاؤ ایسے انصاف پسند اور اسلام کے خیر خواہ دنیا میں کہیں ہونگے۔ ہم تو اس کو نہایت ہی چھوٹے درجہ کی بات جانتے ہیں اعاذنا اللہ منہ۔

ارکین کانفرنس اہلحدیث سے دو باتیں

میرے خیال ناقص میں مذہب اہلحدیث کی اشاعت اور مخالفین کی غلط فہمی کے ازالہ کے لئے سنجیدہ اور مدلل تصانیف ہی قوی ذریعے ہو سکتی ہیں اسلئے اس امر کو کانفرنس کا اعلےٰ مقصد شمار کرنا چاہیئے۔ اور اس کی جانب ارکین مجلس کی خاص توجہ مبذول ہونی چاہیئے۔ پرچہ اہلحدیث مورخہ ۹ راپریل ۱۹۱۵ء میں مولوی اصغر صاحب مبارکپوری کی تحریک سے اور خصوصاً ایڈیٹر کے تسکین بخش جملے سے گذشتہ جلسہ کے شوریٰ میں اس امر پر زیادہ گفتگو رہی کہ علمائے اہلحدیث ہر سال کوئی نہ کوئی نادر مضمون

AsliAhleSunnet.com

کی کتاب لکھکر پیش کیا کریں۔ ازبس مسرت حاصل ہوئی امید کہ کانفرنس ان تصانیف مفیدہ کی اشاعت کا بھی سامان کریگی۔ جن سے بہت کچھ بدعات کی بیخکنی ہوچکی ہے (مثلاً تقویۃ الایمان ۔ الارشاد الی سبیل الرشاد ۔ رسائل ثلثہ ۔ آئینہ تصوف وغیرہ) اگر کانفرنس شوق تصنیف و تالیف کی ہمیز دینی چاہتی ہے تو پہلے اُن کتابوں کی جانب متوجہ ہو جو مرتب ہوچکی ہیں مگر اب تک طبع نہ ہوسکی ہیں۔ اس ذیل میں میرے خیال ناقص میں دو کتابیں طبع کی سخت محتاج ہیں ایک اصول حدیث میں تیسیر الاصول مع حاشیہ مصنفہ مولوی عبدالبر مرحوم عظیم آبادی جو نہایت شرح و بسط کے ساتھ لکھی گئی ہے ۔ اور نہایت جامع ہے۔ طالبان حدیث کے لئے نہایت درجہ مفید ثابت ہونے والی ہے جس کی خوبی کی شہادت استاذی مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری اور جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری دے سکتے ہیں۔ چنانچہ جناب مولوی شمس الحق صاحب مرحوم اس کے طبع کی فکر میں تھے کہ پیام اجل آگیا دوسری کتاب شرح مقدمہ مسلم شریف مصنفہ مولانا جناب حافظ عبداللہ صاحب مدظلہ' جو ڈیانواں مولوی حکیم ادریس سلمہ کے پاس موجود ہے ۔ اس کی خوبی تو مصنف کی نسبت ہی سے ظاہر ہے بیان راچہ کار ۔ اگر کانفرنس علما کی محنتوں کا خیال بکریگی تو اُن کے حوصلے کیونکر بلند ہونگے اور اُن سے خدمت کی امید کیوں کیجائے ۔ مجھے امید قوی ہے کہ اراکین کانفرنس خصوصاً اور علمائے اہلحدیث عموماً اس تحریک کی تائید فرماوینگے اور آرائے عالیہ سے اوراق اخبار اہلحدیث کو زینت بخشینگے والسلام مع الاکرام ٭

(خاکسار عبدالغفار صادقپور پٹنہ)

ایڈیٹر ۔ اہلحدیث کانفرنس کا دلی منشا ہے کہ علمائے اہلحدیث کی تالیفات شائع ہوں۔ اسی لئے ہر سالانہ جلسے پر اس کا تذکرہ رہتا ہے مگر ہمکو اعتراف ہے کہ جو ہوسات ہمارے دل میں ہیں۔ اُن کا ہنوز خاطرخواہ انتظام نہیں ہوا ۔ تاہم مایوسی نہیں۔ تقویۃ الایمان اور الارشاد تو شائع ذائع ہیں معلوم نہیں ان کے متعلق آپ کیا چاہتے ہیں ہاں تقویۃ الایمان کا ترجمہ دوسری زبانوں میں ہونا چاہیئے ۔ چنانچہ سندھی زبان میں اُس کا ترجمہ کرایا مگر وہ بغرض اصلاح ایک ایسے بزرگ کے ہاتھ میں گیا جن سے باوجود تقاضا کے اب تک وصول نہیں ہوا ۔ تاہم کوشش کیجاویگی کہ وصول کرکے شائع کیا جائے اس لئے

عام اعلان کیا جاتا ہے کہ جس کسی عالم نے کوئی مفید مضمون لکھا ہو وہ دفتر کانفرنس میں بھیجدیں کمیٹی تالیفات اُس کی جانچ کرکے شائع کرنے کا انتظام کریگی ۔ انشاءاللہ ۔

مگر اتنی بات یاد رہے کہ کانفرنس کے جلسہ میں یہ ریزولیوشن پاس شدہ ہے کہ مذہبی مباحثات میں سخت کلامی اور دل آزاری کو کانفرنس ھذا نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے ایسے ریزولیوشن کانفرنس کی ہرایک تحریر و تقریر میں ملحوظ رہیگا ۔ نہ کوئی لفظ دل آزار ہو نہ کسی فریق کے حق میں شعر تک ۔ استدلال سے کام لیا جائے ۔ خاصکر قرآن و حدیث کے مضامین کو بڑی برجستگی اور شستگی سے ظاہر کیا جائے ۔ کانفرنس ہذا کا منشا صرف خیالات صحیحہ کی اشاعت کرنے کا نہیں بلکہ اشاعت کنندگان (مصنفان) کو سلف کے نمونہ پر چلانے کا بھی ہے ۔

اہلحدیث کمپنی

جس بزرگ قوم نے اس کمپنی کی بناء ڈالنے کی تحریک فرمائی ہے خدا تعالیٰ اُن کو جزائے خیر عطا فرماوے ۔ واقعی یہ تحریک نہایت محمود اور مسعود ہے اور مجھے اس سے پوری ہمدردی اور اتفاق ہے ۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ دن جلد آئے جب یہہ علمی جامہ پہن لے (آمین) اگر یہ قائم ہوئی (اور خدا کرے ضرور ہو) تو خاکسار پچیس روپیہ داخل کریگا ۔ اب میں اپنی ناقص رائے بغرض اصلاح بزرگان قوم پیش کرنے کی جرأت کرتا ہوں

کمپنی کے جنرل سکرٹری | مولانا مولوی ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب امرتسری مدظلہ العالی ہوں اور اس کمپنی کا انتظام ایک سنٹرل مینجنگ کمیٹی کے تفویض ہو ۔ اس کے ممبر تجربہ کار تجارت پیشہ اصحاب دہلی ۔ کانپور ۔ بنارس ۔ آگرہ ۔ کلکتہ ۔ بمبئی ہوں ۔ اور جن جن شہروں میں اس کی شاخیں ہوں وہاں سب کمیٹی قائم ہونا ضروری ہے

(الف) کمپنی کی دو شاخیں ہوں (۱) تجارت (۲) صنعت حرفت

(ب) کمپنی کا صدر مقام دہلی ہو اور اسکی شاخیں ہندوستان کے ہر شہر میں قائم ہوں ۔

دہلی میں کیا کیا کام کئے جائیں | (۱) تجارتی شاخ ۔

(ج) پارچہجات ۔ فرنیچر ۔ ٹوپیاں ۔ جوتے ۔ چھتری عینک ۔ کاغذ ۔ قلم دوات ۔ پنسل ۔ سیاہی ۔ چاقو ۔ چھری ۔ تمائینہ وغیرہ وغیرہ ۔ غرضکہ ہر ضروری چیز فروخت کیجائے ۔

(۲) صنعتی شاخ :-

(د) خیاطی ۔ نجاری ۔ صحافی ۔ جلد سازی کا کام اہلحدیث بچوں اور فارغ التحصیل طلبا کو سکھلایا جاوے ۔

ہندوستان کی دیگر شاخوں میں کیا کیا جائے | (الف) تجارتی دوکان جس میں اشیاء فروختنی مصرحہ (ج) رکھی جائیں ۔ اور جو سامان صدر دوکان واقعہ دہلی میں تیار ہو (مثلاً فرنیچر وغیرہ) وہ بھی فروخت کیا جائے البتہ شاخ خیاطی اور جلد سازی بھی ملحق رہے ۔

ہر اہلحدیث کا فرض | (ی) ہر اہلحدیث پر فرض ہوگا کہ اُس کو جس چیز کی ضرورت ہو وہ اپنے ہی شہر کی اپنی ہی دوکان سے خریدے ۔

کمپنی کے منافع سے کیا کیا کام کئے جائیں | (ز) نصف شرکائے کمپنی کو دیا جائے ۔

(ح) ربع اہلحدیث کانفرنس کو ۔

(ط) ربع ایامیٰ و یتامیٰ شرکائے کمپنی کو حسب تجویز ذیل دیا جائے :-

(۱) اگر شریک کمپنی لاولد ہو تو اُس کی بیوہ کو کچھ

٭ مولانا ابراہیم سیالکوٹی کے اکثر مضامین نصف اور ثلث طبع ہوکر رہگئے ہیں جنکے ناظرین ازبس شائق ہیں مولانا کے مضامین اخبار اہلحدیث کے ناظرین کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہیں ۔ امید ہے کہ مہربانی فرماکر مضمون مذکور درج اخبار عالی کرکے ممنون فرماوینگے ۔ (خاکسار عبدالغفار صادقپور پٹنہ)

ثنائی ہیگان اور ہیگ ۱۱ نمبر (۲۳۶)

AsliAhleSunnet.com

ماہانہ وظیفہ تاحیات دیا جاوے۔

(۲) اور اگر وہ صاحب اولاد ہو تو بیوہ کے نام اُس وقت تک وظیفہ جاری رکھا جائے جبتک کہ اس کا کوئی لڑکا برسر روزگار نہو جائے۔

اگر ایسی تجویز نہ ہو گئی ہوتی تو ایسے بیکس یتیم اہلحدیث امرتسری کو قوم سے اپیل کرنے کی نوبت ہی نہ آتی جو ۲۳ر اپریل ۱۵ء کے اہلحدیث میں شائع ہوئی ہے اور جب اگر صاحب ثروت اگر تھوڑی سی بھی توجہ فرمائیں تو ان بے سہارہ کی گزر اوقات اچھی طرح ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ اُن کو اجر عظیم عطا فرمائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ؎

ذرا سے لب ہلانے میں تمہارا کیا بگڑتا ہے
کہ اک امید پہ ہوتا ہے جینا بے سہاروں کا

اور اگر منتہی طلبا کو بعد فراغ تعلیم تفسیر و حدیث وغیرہ اس کمپنی کی شاخ صناعی و تجارتی میں کسی مدت معینہ تک کام سکھایا جائے تو ان کی حالت اب سے بدرجہا بہتر ہو۔

(الراقم العاجز عبد الحمید اٹاوی اہلحدیث آباد دکن)

ایڈیٹر۔ اہلحدیث کمپنی کی بابت تحریک پھیلتی جاتی ہے۔ اس وقت میرے سامنے وہ زمانہ ہے۔ جب اخبار میں تحریک ہوئی تھی کہ اہلحدیث کانفرنس قائم ہو تو خال خال تائیدات آتی تھیں۔ میرے نہایت مخلص دوست مولوی محمد حسین صاحب زینت محل دہلی نے اپنے کمرہ زینت محل میں اہلحدیث کانفرنس کا مجھ سے پروگرام سُنا تو محض اس تصوری نقشے سے باغ باغ ہو رہے تھے حالانکہ ابھی دہلی میں کسی کو خبر بھی نہ تھی پھر کیا ہوا؟ سنتے دیکھا اور دیکھینگے انشاء اللہ۔

کیا عجب کہ اہلحدیث کمپنی کے خواب بھی اسیطرح تعبیر یوسفی سے بار آور ہوں۔ خدا کی ذات سے امید ہے کہ وہ اس کمپنی کو بھی اسی طرح نمودار کریگا جس طرح اہلحدیث کانفرنس کو اُس نے کیا وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ۔

مگر مولوی عبد الحمید صاحب مجھے معاف فرماویں میں اُن سے اس رائے میں متفق نہیں جو وہ ابھی سے کمپنی کے لئے قانون سازی میں جا پہنچے۔ ابھی نہ ہمکو قانون سازی کی ضرورت ہے نہ روپیہ کی۔ ابھی تو مع تعیین رقوم شرکت صرف تائیدات کی ضرورت ہے۔ قانون مختصر تو یہ ہے کہ یہ کمپنی ہر ایک قسم کی جائز تجارت کریگی اور اس کے نفع میں کچھ حصہ (جتنا ڈائرکٹران منظور کریں) اہلحدیث کانفرنس کو بھی ملا کریگا۔ باقی اس کے قواعد اور عہدے ہنوز دلی دور است ؎

پس احباب جلدی جلدی اپنی رقوم شرکت سے اطلاع دیں۔ آئندہ پرچہ میں جملہ شرکاء کی فہرست مع تعداد رقوم شائع ہوگی انشاء اللہ۔

قادیانی ٹیکہ

یورپ کی نو ایجادی نے دنیا کی آبادی میں جسقدر ترقی کی ہے وہ تو محتاج بیان نہیں جبکہ ہر فرقہ کا لیڈر اور ہر فن کا ماہر اپنے مقصود میں اور ہر زاہد اپنے زہد میں اور ہر جانشین اپنی ہوس نفس میں ایسی حیرت انگیز ایجاد کریں کہ یورپ کے ڈاکٹروں اور یونان کے حکماء افلاطون و ارسطو کے بھی کان کاٹے۔ حال ہی میں ہمارے پاس ایک اشتہار بعنوان "طاعون کا حفظ ماتقدم" مجریہ انجمن احمدیہ فیروزپور پہنچا جسے دیکھکر تعجب بھی ہوا پھر خوشی بھی ہوئی کہ ایسے بے خرچ ٹیکہ سے تو ہزارہا غریب مسلمان اور ہزارہا ناطاقت ضعیف مسلمان فائدہ مند ہونگے۔ یہ تو کم خرچ بالانشین کی بجائے بے خرچ اعلےٰ نشین کا مصداق ہے۔ لیکن جب دیکھا تو اسے دو جزوں پر منقسم پایا۔ ایک تو وہی کہ جو سید المرسلین (فداہ ابی و امی) صلے اللہ علیہ وسلم سے برائے حفظ از آفات مروی یعنی بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئی اور اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق۔ یہ تو جملہ اہل اسلام کے لئے باعث اطمینان ہے۔ جزء ثانی جو جزء اعظم ہے بلکہ بالفاظ اشتہار اصل علاج ہی یہی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) پر ایمان لاؤ۔

سبحان اللہ اس پر ہم انشاء اللہ تعالےٰ چند سوالات خلیفۃ المسیح سے کرینگے فی الحال قادیانی ٹیکہ کی صحت اور مجرب ہونے پر ہمیں شبہ ہے شبہ یہ ہے کہ ہمارے سامنے کئی ایک مرزائی طاعون سے مدفون ہوئے جن کے نام نامی اسم بشہادت کتاب جو کیمار پیش کر سکتے ہیں۔ مگر بشرط ثبوت مشتہر کو نبوت قادیانی سے توبہ کرنی ہوگی اور بالعکس ہم نبوت قادیانی کے قائل ہونگے۔

مرزا صاحب پر ایمان لانا طاعون کا علاج ہے تو پھر ان لوگوں کے حق میں کیوں مفید نہ ہوا۔ اسکا جواب آنے پر اور کچھ لکھا جائیگا۔

(عرضہ محمد علی بن مخدومی مولانا عبد الرحمن صاحب مرحوم شہید متعلق از لکھوکے ضلع فیروزپور)

قادیانی مناظرہ سے گریز

۲۵ر اپریل ۱۵ء کو بمقام درویش خانہ نو تعمیر حلقۃ المشائخ درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قادیانی جماعت سے جناب مولوی سید محمد صاحب بی اے (علیگ) المعروف بہ ذوقی شاہ کا مناظرہ قرار پایا تھا مگر افسوس ہے کہ قادیانی جماعت میں سے کوئی صاحب تشریف نہیں لائے اور صوفیہ طبقہ کے جسقدر لوگ جمع ہوئے تھے شام تک انتظار کر کے واپس چلے گئے۔

قادیانیوں نے از خود بحث نکالی تھی۔ ذوقی شاہ صاحب نئے نئے کوچۂ فقر میں آئے ہیں وہ انگریزی تعلیمیافتہ ہیں۔ دینیات خصوصاً مناظروں مباحثوں سے انہیں بہت تھوڑی واقفیت ہے تاہم قادیانی گروہ کا نوٹہ حریف طلبی سُنکر وہ تیار ہو گئے تھے اور جناب مولانا انوار اللہ خان صاحب ناظم دینیات حیدر آباد دکن کی کتابیں متواتر آٹھ دس روز مطالعہ کر کے وہ مرزائیوں کے ہر مسئلہ پر گفتگو کو آمادہ تھے لیکن شاہ صاحب کی ساری محنت ضائع گئی اور حلقۃ المشائخ کے درویش خانہ میں جتنا اہتمام اس جلسہ کے واسطے ہوا تھا سب بیکار رہا نیز ان حضرات کو گرمی کے موسم میں الگ کوفت اٹھانی پڑی جو شوق

بقیہ انجمن اہلحدیث ضلع فیروزپور پر تعجب ہونا چاہئے جسنے اس اشتہار کا جواب نہ دیا۔ آپ بھی تو انجمن موصوف کے رکن اعلےٰ ہیں سکرٹری انجمن جواب دیں (ایڈیٹر)
نے ذوقی صاحب نے بڑی محنت کی تھی حضرت ایک اشتہار ۱۵ ۔ اپریل ۱۵ء مجریہ مرزا صاحب کا تی تھا جسکا مضمون سے مرزا اور ... ہیں سے جو بیٹے مرے گا ...

AsliAhleSunnet.com

مناظرہ میں جوق جوق جمع ہوئے تھے۔
جن مرزائیوں نے بحث مقرر کی تھی۔ وقت مقرر کیا تھا انہوں نے تو ایسی وعدہ خلافی کی کہ ایک پرچہ تک نہ لکھا کہ ہم بحث کی لیاقت نہیں رکھتے البتہ بے تعلق اور گفتگوئے مناظرہ سے جدا ماسٹر احمد حسین صاحب فریدآبادی نے ایک خط بھیجا کہ ہم قادیان کے پیشوائے اعظم کے حکم کے بغیر بحث کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ آپ لوگ احقاق حق کی سعادت سے مستغنی ہیں پھر بحث سے کیا حاصل
قصہ مختصر اس مضبوط اور صف شکن جماعت کو اس طرح پسپائی اٹھانی پڑی جسکا دعوٰی فتح آسمان ہفتم تک پہنچا کرتا ہے۔ (عرفانی دہلوی)

مذاکرۂ علمیہ

(مجریہ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ)

اس کی بابت گزارش یہ ہے کہ مجھ ہیچمدان کو اتنی لیاقت نہیں کہ اس کی پوری تحقیق کروں مگر اپنا عندیہ ظاہر کرتا ہوں وہو ہذا۔ نامہ نگار نے مذاکرہ مذکورہ میں بطور نوٹ کے گیارہ امور کو قابل غور ذکر کیا ہے جن میں سے میں نادان مختلف چار نمبروں کی بابت کچھ بیان کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ نامہ نگار نے ع۲ میں ذکر کیا ہے کہ ابن تیمیہ تفسیر سورۂ نور میں فاسق کے نکاح کے فسخ پر علماء کا اتفاق نقل کرتے ہیں۔ اور اسی پر قیاس کرکے زانیہ کا نکاح فسخ کا قائل ہوا ہے سو اس کی بابت عرض ہے کہ قیاس کرنے کیلئے یہ ضرور ہے کہ جس چیز پر قیاس کرنا ہو اُس کو پہلے قرآن مجید یا حدیث نبوی سے ثابت کریں تب قیاس کریں۔ اور یہاں تو بات ہی اور ہے کہ خود مقیس علیہ یعنی جس پر قیاس کرتے ہیں غیر مدلل۔ جب مقیس علیہ غیر مدلل ہوا تو مقیس یعنی جس چیز کو دوسری پر قیاس کیا گیا اُسکا کیا ٹھکانا۔ یعنی فسخ نکاح فاسق خود غیر مدلل تو فسخ نکاح زانیہ کا کیا کہنا۔
ع۵ اپنی منکوحہ سے مہر واپس لینا درست نہیں مگر زنا کی صورت میں جائز ہے۔ اس کی بابت گزارش ہے کہ آیت وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ (اور نہ روکو اُن کو جو کچھ مہر یا غیر مہر تم نے اُن کو دیا ہے اُس میں سے کچھ لو) جملہ منفیہ ہے اور اِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ (سورۂ نساء رکوع ۳)
مگر یہ کہ عورت ظاہرا برائی لاویں مستثنیٰ ہے تب معنے یہ ہوا کہ تم عورتوں کو مہر یا غیر مہر جو تم نے اُن کو دیا لینے کی غرض سے روکے مت رکھو اور تکلیف نہ دو۔ مگر اس صورت میں روکو جب عورت ظاہرا برائی (زنا یا نشوز) لاویں۔ اور انکو تنگ کرو۔ یہاں تک کہ تمکو کچھ فدیہ دیکر تم سے خلع کرلیں فلکم ان تضاروھن حتی یفتدین منکم ویختلعن (تفسیر جلالین۔ ہاشمی میرٹھ ص۷۱)
اور آیت سورۂ بقرہ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ ط
اگر مانا جاوے کہ نکاح زنا سے ٹوٹ جاتا ہے تو پھر اجنبی عورت کو اپنے مکان پر کچھ لینے کی غرض سے روکنا کس طرح جائز ہوگا۔
ع۶ بروں کے ساتھ ایک ساعت بیٹھنا قرآن کریم منع کرتا ہے۔ سو اس کی بابت یہ گزارش ہے کہ بروں کے ساتھ ان کی مجلس میں اُس وقت بیٹھنا منع ہے جس وقت برائی کرتے ہوں۔ اسپر آیت حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ دال ہے نہ کہ ہر وقت منع کرتا ہے۔
ع۸ بخاری مسلم کی حدیث زانیہ لونڈی کا بیچڈالنا سو اس کی بابت گزارش ہے کہ مجرد زنا بیع کی علت نہیں ہے۔ بلکہ اصرار زنا ہے کیونکہ اگر مجرد زنا بیع کی علت ہوتی تو پہلے ہی زنا ہوتی۔ اور بعد حد کے بیچ ڈالنے کا حکم ہوتا حالانکہ دو مرتبہ حد جاری کے بعد اگر زنا کرے تو اس کو بیچڈالنے کا حکم ہوا۔ بلکہ بیع کی علت یہ ہے کہ زانیہ لونڈی کے رکھنے پر مالک کا معیوب برضا بالزنا ہونا ہے جیسا سبل السلام والے نے اس حدیث کے ذیل میں تحریر فرمایا ہے وفیہ دلیل علی انہ لا یجب فراق الزانیہ الوصـ۱۵۶
ھذا ما ظہر لی واللہ اعلم۔

(عبد العلیم مدرس مدرسہ نور الہدیٰ پانکا)

نام کے اہلحدیث یا کام کے؟

ہم اہلحدیثوں کو ایسا ہونا ضروری ہے کہ کسی قسم کا داغ و دھبہ نہ لگنے اور نہ رہے۔ کیونکہ بعض حضرات اس راستے سے پھسل جاتے ہیں چنانچہ پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ میں ایک حضرت کے الفاظ جیدہ زیر فرائض اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث کے شائع ہوئے ہیں۔ حضرت نامہ نگار تحریر فرماتے ہیں۔ ہم اہلحدیث مسائل میراث میں خاص مذہب کے پابند ہیں۔ جب فرائض کا کوئی بڑا مسئلہ پیش آجاتا ہے تو علماء اہلحدیث انہی کتابوں (سراجیہ۔ شریفیہ وغیرہ) کی طرف مراجعت فرماتے ہیں اور انہی کتابوں کے مطابق جواب تحریر فرماتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ علمائے اہل حدیث کا یہ کام کیسا ہے اُن کی شان کے مناسب ہے یا نہیں۔ اب نامہ نگار کو واضح ہو کہ علمائے اہل حدیث کی شان کیا ہے۔ اجی حضرت علماء کے کام اور عمل اس فقرہ پر ہے کہ انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال کیونکہ کتب مذکورہ میں جہانتک میرا علم ہے کوئی مسئلہ ایسا نہیں جو قرآن مجید یا حدیث نبوی یا مذہب اہلحدیث کے مخالف ہو۔ اب اگر کوئی کتاب تصنیف کیجائیگی تو اس کا ہر مسئلہ انشاء اللہ کتب مذکورہ کے موافق ہوگا۔ تو پھر فائدہ کیا۔ اگر جوش ہے تو کوئی ایسی کتاب تالیف کریں جس کا وجود نہیں پایا ہے تو مذہب اہلحدیث کے مخالف جس سے فائدہ ہو۔ ورنہ ویسے تیسے کام میں وقت و مال صرف کرنا۔ بیجا ہوگا۔ وما علینا الا البلاغ
(محمد عبد العلیم مدرس مدرسہ نور الہدیٰ پانکا شیبگنج۔ مالدہ)

اہل حدیث کا مذہب قیمت ۳ر مجلد

AsliAhleSunnet.com

فتاویٰ

س نمبر ۱۵۶ - زید کے ذمہ روزہ رمضان کا باقی ہے اور دوسرا روزہ پہنچ آیا - زید بوجہ بیماری اور خوف بیماری کے اس کے درمیان روزہ نہیں رکھ سکا اور بہت غریب ہے - اس صورت میں زید پر کس قدر فدیہ لازم آتا ہے (محمد عبد الرحمان پرتابگنجھی حالوارد بکھی پور ڈاک خانہ گاجل ضلع مالدہ)

ج نمبر ۱۵۶ - جب اچھا ہوگا روزہ رکھ لے - اور کوئی فدیہ نہیں - بیماری خود عذر ہے -

(۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۵۷ - عورتیں نماز جمعہ اور دیگر نمازوں کے واسطے مساجد میں جاکر نماز با جماعت ادا کر سکتی ہیں یا نہیں - (ایک سائل از جزیرہ موریشس)

ج نمبر ۱۵۸ - کر سکتی ہیں - آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کا ثبوت ملتا ہے

س نمبر ۱۵۹ - اگر کسی نشہ آور چیز میں کوئی دوائی ماری جائے مثلاً بھنگ میں قلعی کا کشتہ کیا جاوے تو ممنوع تو نہیں ٹھیریگا - (غریب فنڈ میں انشاء اللہ آئندہ ماہ مدد کرونگا) (احمد دین فائرمین از ملتان چھاونی)

ج نمبر ۱۵۹ - اُس کشتہ میں اُس کے اثر سے نشہ نہیں آیا تو حرام نہیں (والعلم عند اللہ) -

س نمبر ۱۶۰ - میت کے کفن کے لئے موجب شریعت محمدی صرف دو چادریں ہی کافی ہیں یا کہ لنگی - لنگی یعنے تہبندی - عمامہ یا ٹوپی ضروری ہیں یا کہ نہیں - اگر مندرجہ بالا پارچات نہ ہوں حالانکہ وہ پوری توفیق بھی رکھتا ہو تو وہ کفن درست ہے یا نہیں (خاکسار رحمت علی زمیندار ساکن منڈ ادالہ)

ج نمبر ۱۶۰ - صرف چادروں کا حکم ہے - النگی پگڑی وغیرہ منع ہے (۳ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۶۱ - زید سخت ڈاکو اور دشمن اسلام شرابی زانی تھا - اب ساٹھ برس کی عمر میں تائب ہوا - توحید و نماز پر قائم ہے لیکن بوجہ پوستی ہونے کے روزہ نہیں رکھ سکتا - دن میں دو تین دفعہ افیم کھاتا ہے - اب رمضان میں کیا کرے - تحریر فرمادیں - (عمر فقیر منڈ ہوی)

ج نمبر ۱۶۱ - روزہ رکھنا فرض ہے - یہ عذر چونکہ شرع میں خود منع ہے اس لئے اس کی وجہ سے روزہ نہیں چھٹ سکتا - زید ہمت کرے تو روزہ کی برکت سے اُس کی یہ عادت بھی دور ہو جائے -

س نمبر ۱۶۲ - عمرو نے مبلغ پندرہ سو روپیہ بیع سلم کی شرط پر لوگوں سے لیکر جمع کیا اور بکر نے بھی یکصد روپیہ بیع سلم کی شرط پر جمع کر دیا پھر بنک سودی سرکار نے روپیہ دیکر بنالیا ہے - بکر بہایت مخلص متبع سنت ہے وہ اس بنک کو حرام سمجھتا ہے - عرصہ دس سال کا ہوگیا ہے تو لوگ اُس کی رقم واپس نہیں دیتے - اور رقم پر سود بڑھتا ہے وہ گناہ کار مجبوراً ہے اور رو پیہ دو دلینا نہیں چاہتا اور گناہ سے ڈرتا ہے اب کیا کیا جائے اور جو رقم کا سود ہو وہ کہاں صرف کیا جائے - (ایضاً)

ج نمبر ۱۶۲ - عمرو جب سود لیتا ہی نہیں تو اُس کو گناہ بھی نہیں - اگر خبر طلب اُس کو دیویں تو لیکر کسی سکول کی امداد میں دیدے -

س نمبر ۱۶۳ - عورتوں کو باہمی جماعت کرانے کا تو حکم ہے - اگر ایک عورت جمعہ میں خطبہ وعظ عورتوں کو سُنا کر اسلام کی تائید کرے تو جائز ہے یا نہیں - (ایضاً)

ج نمبر ۱۶۳ - عورتوں پر جمعہ فرض نہیں - لیکن اگر پڑھیں اور خطبہ میں وعظ و نصیحت بھی کریں تو منع کی کوئی روایت نہیں -

س نمبر ۱۶۴ - ایک بھیک مانگنے والا آدمی نماز روزہ کا پابند ہے اور اپنی کمائی سے طالبعلموں کو کتابیں خرید کر دیدیتا ہے اور دعوت علماء کی کرتا ہے - یہ کتاب پڑھنا اور دعوت قبول کرنا جائز ہے یا نہیں - (ایضاً)

ج نمبر ۱۶۴ - بھیک مانگنا حرام ہے اسکی وصولی اور جمع سب حرام ہے اس لئے اُس کی دعوت کا قبول کرنا یا اُس کی کتاب کا لینا سب حرام ہے -

(۱ ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۶۵ - زید نے ایک سو روپیہ کا مال مہاجن سے خریدا بیع شرعی تمام ہوگیہ مہاجن نے زید سے کہا کہ تم اگر آٹھ دن کے اندر میرا روپیہ دیدو گے (یعنی مال کا دام) تو میرا روپیہ جو تمہارے ذمہ باقی ہے اُس کا سود نہیں لینگے - اور اگر تم نے آٹھ دن میں نہ دیا تو بعد ایک مہینہ کے تم سے اپنا سو روپیہ اور چودہ آنے اُس کا سود لینگے - ایسے ہی اگر دو مہینے ہو جائیں گے اور تم روپیہ نہیں دو گے تو اسی حساب سے دوسرے ماہ کا بھی سود لینگے - اب زید یہ دریافت کرنا چاہتا ہے کہ اگر ایسا معاملہ ہم کریں تو سود لینے دینے کے گناہ کے مرتکب ہونگے یا نہیں - (حافظ عبد المعبود آرہ چوک مسجد)

ج نمبر ۱۶۵ - صورت مرقومہ میں سود کی صاف تصریح ہے تو اُس کے سود ہونے میں کیا شک ہے - یوں اگر کرتے کہ اُس مال کی قیمت ہی اسطرح کرتے کہ اگر ایک ہفتے میں دام دے تو اتنی قیمت ہوگی اور اگر زیادہ روز لگائے تو اتنی - تو یہ صورت جائز ہے (نیل الاوطار) مگر صورت مرقومہ میں سود صاف ہے

س نمبر ۱۶۶ - میری رشتہ داران کل شیعہ مذہب ہیں اور ایک ہی مکان میں رہنے کا اتفاق ہے - چنانچہ ماہ محرم اور رجب و شعبان میں وہ لوگ کونڈے مٹھائی سے بھرتے ہیں میرے کھانے کو بہت اصرار کرتی ہیں بلکہ کہتے ہیں کہ یہ مٹھائی فاتحہ سے الگ ہے آپ کھائے - اسکے کھانے کیواسطے کیا حکم ہے اور محرم میں بہت سے مٹھائی ذ مصص گھر میں آتے ہیں ہر ایک گھر سے اور مجلس مرثیہ خوانی کی مٹھائی کھانیکا کیا حکم ہے - اور ماہ شعبان میں حلوا وغیرہ آتا ہے اسپر فاتحہ امیر حمزہ صاحب ہوتا ہے اس کا کیا حکم ہے - (خریدار اخبار عنہ ۳۰۵)

ج نمبر ۱۶۶ - سب اقسام مذکورہ خلاف سنت اور ضلالت کی رسوم ہیں اس لئے ان میں سے کسی قسم کو کھانا چاہئے تاکہ حتی المقدور ان رسوم کی اصلاح ہو سکے - (۲ ر داخل غریب فنڈ)

AsliAhleSunnet.com

متفرق نوٹ

اہل حدیث کا ادہم

حضرت ابراہیم ادہم کی بابت جو حکایت مشہور ہے کہ انہوں نے تخت چھوڑ کر فقیری لی تھی۔ اہلحدیث میں بھی ایک شخص اس کی نظیر تھا جس کی جدائی کی آج ہم جماعت اہلحدیث کو منحوس خبر سناتے ہیں۔

مولانا شاہ عین الحق صاحب سابق سجادہ نشین پھلواری ضلع پٹنہ ایک بزرگ تھے جنہوں نے ہزارہا روپیہ کی جائداد اور معقول آمدنی اور بہت بڑی عزت و آبرو جو ان کو والد کی سجادہ نشینی میں حاصل تھی محض اتباع سنت کے شوق میں چھوڑ کر گوشہ نشین بادیگاہ ضلع چھپرہ ہو گئے۔ اس خاکساری میں بھی علمی مشاغل رکھتے رہے گزشتہ ایام میں دوسری دفعہ فالج ہوا جس کے علاج کے لئے ۲۲ر اپریل کو بغرض علاج لکھنؤ کے ارادہ سے نکلے۔ ۲۷ر کو لکھنؤ پہنچے۔ خدا کی شان آئے تو ایک مرض (فالج) کے علاج کے لئے تھے۔ مگر خدائے حکیم نے لکھنؤ پہنچتے ہی تمام امراض کی شفا بخشدی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی عمر غالباً ۴۴-۴۵ سال ہوگی۔ ایک لڑکا اور شائد لڑکیاں بھی ہیں۔ لڑکے کی نگہداشت کرنا جماعت اہلحدیث کا فرض ہے۔ میں نے اپنی رائے متعلقین کو لکھی ہے کہ میرے نزدیک بچہ کی تربیت کے لئے سب سے احسن صورت یہ ہے کہ تعلیم کے لئے جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری کے پاس رہے اور وظیفہ اہلحدیث کانفرنس سے ملے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور جماعت اہلحدیث کو نعم البدل عطا فرمادے۔

میری والدہ مرحومہ طاعون سے فوت ہو گئیں (قائم الدین پٹواری از سرگودہ)

ناظرین سے مستدعا ہے کہ مرحوموں کا جنازہ غائب اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

نوٹ۔ گزشتہ پرچہ میں پریس کی غلطی سے شاہ عین الحق کو شاہ عبدالحق لکھا گیا در اصل عین الحق تھا۔

دعاء صحت

ناظرین کو ایک اور دردناک خبر سنانے کی معافی چاہتے ہیں۔ جماعت اہلحدیث میں مولانا سید احمد حسن صاحب دہلوی پنشنر تعلقہ دار ریاست حیدرآباد جو ایک بڑے پائے کے عالم ہیں کانفرنس کی طرف سے مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی تنقید اور تبویب کرتے ہیں چند دنوں سے سخت علیل ہیں۔ ناظرین مخلصانہ دعا کریں۔ خدا مولانا موصوف کو صحت بخشے اور اُن سے اپنی مرضیات کے کام لے (آمین)

تلاش مفقود

جناب مولوی عبدالرشید صاحب انبالوی عرصہ سے مفقود الخبر ہیں کسی صاحب کو پتہ ہو تو اطلاع بخشیں۔ (راقم میر محمود علی کوچہ مخدوم جی صاحب الندور سینٹ تھامس موٹ ضلع چنگلپیٹ)

طبی سوال ع۸

درخت سنبل کی جڑ کی تاثیر کیا ہے۔ کس کام آتی ہے اور کس طرح استعمال کی جاتی ہے۔ ملک برما میں بکثرت ملتی ہے۔

(حفیظ اللہ از مقام ٹیلن برما)

(۴ر داخل غریب فنڈ)

واعظ کی درخواست

قرآن شریف بہت اچھا پڑھتا ہوں۔ حسب موقع مثنوی کے اشعار بھی پڑھ سکتا ہوں۔ کسی مدرسہ یا انجمن کو اشاعت اسلام یا تحصیل چندہ کے لئے ضرورت ہو تو مجھے یاد کریں۔ (حافظ عبدالکریم نابینا شاہجہانپور محلہ تارین مسجد قاری صاحب)

طبی سوال ع۹

مجھکو گرمی بہت ہے گرمی کی شدت سے میرے چہرے کا رنگ سیاہ پڑ گیا ہے کوئی صاحب میرے حال پر رحم فرما کر دوا تبلادیں۔ غریب فنڈ کے لئے کس طرح بھیجا جاتا ہے مطلع فرمادیں (شیر محمد از گھل خرد ضلع فیروزپور)

ایڈیٹر۔ غریب فنڈ کے لئے لفافہ میں ٹکٹ ڈال کر بھیجدیتے ہیں۔

جدید مدرسہ اہل حدیث

موضع بجھونہ ڈاک خانہ دینانگر ضلع گورداسپور میں بھی خدا کی مدد سے مدرسہ قرآن و حدیث جاری ہو گیا ہے۔ جس میں صرف نحو وغیرہ علوم بھی پڑھائے جاتے ہیں۔

(خاکسار عبدالمجید مدرس مدرسہ مذکور)

عجیب سوال

چار مذہب کب سے جاری ہوئے۔ کون کون لوگوں نے قبول کئے۔ چار اماموں کے شہر کون کون ہیں۔ ان کے مفصل حالات سب چاہئیں۔ (محمد حسین واحد از مقام پائنٹون نٹال ڈربن جنوبی افریقہ)

ایڈیٹر:۔ چار مذہب حسب تحقیق شاہ ولی اللہ صاحب (در حجۃ اللہ) چوتھی صدی میں مروج ہوئے۔ امام ابو حنیفہ کا وطن کوفہ۔ امام مالک کا مدینہ۔ امام شافعی مصر میں بھی رہے امام احمد........ مولوی ابوالقاسم صاحب بنارس محلہ دارانگر نے ایک کتاب ائمہ اربعہ شائع کی ہے۔ قیمت ۱ر ہے وہ دیکھ لیں۔

ہوشیار پور میں توحید و سنت کی اشاعت

مولوی رحمت اللہ و محمد امین صاحبان واعظان کانفرنس بموجب ارشاد حضور ۲۸ر اپریل ۱۹۱۵ء کو پہنچے۔ بہ تفصیل ذیل مقامات ذیل میں بڑے زور شور سے وعظ ہوتا رہا:۔

۲۸ر اپریل شام۔ مسجد ڈھابے والی ہوشیارپور ۲۹ر اپریل سنہری مسجد۔ اور بربیوالی مسجد۔ یکم مئی چوک سراجان۔ ۲ر مئی عرس کے بانیوں کو نہایت نرمی اور متانت سے وعظ سنایا گیا۔ ۳ر مئی مسجد ڈھابے والی۔ ۴ر مئی عرس کے راستے میں بڑے زور شور سے وعظ ہوتا۔ خوب کفر و شرک کی تردید ہوئی۔ اور توحید و سنت کی ترغیب۔ مولوی صاحبان کا ہوشیارپور تشریف لانا خالی از اثر نہیں رہا بہت لوگوں کو نصیحت ہوئی اور آئندہ میں کوشش کرونگا۔ آپ بھی موقع بموقع اپنے واعظ بھیجتے رہا کریں بندہ آپکا اور کانفرنس کا تہ دل سے مشکور ہے خدا کانفرنس کو ترقی عطا فرمادے۔

(خاکسار غلام اللہ از موتی پریس ہوشیارپور)

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

غریب فنڈ میں اس ہفتے عہ؎ ۲ از فتوے فنڈ وصول ہوا - سابقہ ۱۳۰ ر کل ۱۳ عہ - از قاضی عبدالرحیم کرنول سائل برائے مدرسہ عہ؎ - میزان کل ہے - ایک اخبار بنام مذکور - باقی ۱۱ ر نمبر سائلین سال ہذا (۳۳)

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے - لیکن ۳ مئی سے ۹ مئی تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ حسب ذیل ہے ۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے ایک انگریزی تباہ کن جہاز کو غرق کر دیا -

چار انگریزی جنگی جہازوں نے دو جرمن تارپیڈو کشتیوں کو غرق کر دیا -

جرمن آبدوز کشتیوں نے اس ہفتہ میں متعدد ماہی گیر کشتیاں اور چند انگریزی - ناروے اور امریکن جہاز غرق کر دئے -

امریکن تجارتی جہاز کی غرقابی پر امریکہ میں سخت جوش پھیل رہا ہے -

گذشتہ دنوں میں جو ہالینڈ کے تجارتی جہاز جرمن آبدوز کشتیوں نے غرق کئے تھے جرمنوں نے ہالینڈ والوں کو انکی قیمت ادا کر دی ہے -

روسیوں کا بیان ہے کہ اُن کے جنگی جہازوں نے باسفورس کے قلعوں پر گولہ باری کی -

جرمنوں کے تجارتی جہاز مسقد دینہ کو ایک انگریزی جنگی جہاز نے گرفتار کر لیا -

جرمن ہوائی جہازوں نے مشرق انگلستان کے تین مشہور شہروں پر بم گرائے -

جرمن ہوائی جہازوں نے ڈنکرک پر بھی بم گرائے جن سے چند آدمی مجروح و مقتول ہوئے -

ایک انگریزی ہوائی جہاز نے ایک جرمن ہوائی جہاز کو نیچے گرا لیا -

انگریزی ہوائی جہازوں نے سیٹڈرین - تھیلٹ - کواٹری - روبے اور دیگر جرمن سٹیشنوں پر بم پھینکے -

جزیرہ نمائے گیلی پولی (دردانیال) میں انگریزی اور ترکی فوجوں میں سخت خونریز جنگ ہو رہی ہے -

جرمنی اور آسٹروی سرکاری اطلاعوں میں روسیوں پر شاندار فتح کا اعلان کیا گیا - لیکن روسیوں کا بیان ہے کہ جرمن آسٹروی بیان نہایت مبالغہ آمیز ہے -

روسی جرمن فوجوں کو مغربی گلیشیہ میں روک رہے ہیں -

آسٹرویوں کا دعوے ہے کہ انہوں نے روسیوں کے ۸ ہزار آدمی گرفتار کر لئے ہیں -

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے سٹرج کے ضلع میں آسٹروی فوجوں کو سخت شکست دی ہے -

جرمنوں نے پولینڈ کے شمال میں علاقہ کورلینڈ پر حملہ کر کے مقام شوالی پر قبضہ کر لیا ہے

روسیوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ وادئے نیمن میں جرمنوں کے حملے شدید نقصانات کے ساتھ پسپا کئے گئے -

جرمنوں کے زہریلی گیسیں چھوڑنے پر انگریزی فوج کو ایک آدھ مقام پر سے پیچھے ہٹنا پڑا تھا لیکن اُس نے پھر اُس مقام پر جلدی قبضہ کر لیا -

فرانسیسی اور انگریزی سرکاری اطلاعیں مظہر ہیں کہ متحدہ افواج برابر ترقی کر رہی ہیں -

اطالوی فوجی اتاچی مقیم روس کو روسی صف جنگ کو ملاحظہ کرنے کی اجازت مل گئی ہے -

اطالوی سفیر متعینہ لندن ۴ مئی کو دیر تک سر ایڈورڈ گرے سے گفتگو کرتا رہا -

قسطنطنیہ سے پرنس صباح الدین خلف سلطان مراد کے انتقال کی خبر آئی ہے -

نہر سویز کے مشرق میں بیکانیری شتر سواروں اور ترکی دستہ پٹرول سے معمولی جھڑپ ہوئی -

پٹیروگراڈ کے ایک کارخانہ بارود میں آگ لگ گئی اور کارخانہ مذکور تباہ ہو گیا -

کچھ جرمن افسر ترکی وردی پہنے ہوئے طرابلس میں گرفتار ہوئے ہیں -

چین میں جاپانی مطالبات کے بعض حصوں کو مسترد کر دیا گیا -

اسپیر چین اور جاپان کا نامہ و پیام بالکل مسدود ہو گیا ہے -

جاپانی وزیر نے کہا کہ جاپان نے کیاچو کو چین کے حوالے کرنے کا وعدہ واپس لیلیا ہے -

جاپانی مجلس وزارت نے چین کو اعلان جنگ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے -

شاہ سویڈن نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سویڈن کے جنگ میں ملوث ہو جانے کا خطرہ اب بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ پہلے تھا -

مسٹر لائڈ جارج نے کہا کہ ۸ ماہ کی جنگ میں ۳۰ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ صرف ہوئے ہیں -

جنرل بوتھا کی فوجوں نے مقام اوٹ جمبنگوی (جنوبی جرمن افریقہ) پر قبضہ کر لیا ہے -

فرانسیسی وزیر مال کو حضور ملک معظم نے لندن میں شرف باریابی بخشا -

میڈرڈ پایہ تخت ہسپانیہ کی عدالتیں آتشزدگی سے تباہ ہو گئیں -

پٹیروگریڈ سے ایک نامہ نگار اخبار لکھتا ہے کہ روس کی اسقدر فوج جرمنی سے لڑ رہی ہے کہ اگر تمام سپاہیوں کو ایک قطار میں کھڑا کیا جاوے تو قطار ایک ہزار میل تک پہنچے

ریوٹر کا نامہ نگار پیرس سے اطلاع دیتا ہے کہ سرکاری طور پر تخمینہ کیا جاتا ہے کہ جرمن کے ۳۱ ہزار دو سو ۷۵ افسر کام آئے جن میں ۹ ہزار ۹ سو کپتان مارے گئے -

اخبار نیویارک لکھتا ہے کہ انگلستان میں سلطن کے تباہ کن جہاز تیار ہو رہے ہیں - ان جہازوں میں ایک توپ تارپیڈو پھینکنے کی ہوگی اور ٹھیک ۱۷ فٹ تک نشانہ ماریگی -

تحفہ آریہ سماج
معروف بہ
آریہ سماج کی پول

یہ کتاب بابو عبدالعزیز (سابق جگدمبا پرشاد آریہ) کی تصنیف ہے۔ کتاب بڑی متانت اور تہذیب سے لکھی گئی ہے۔ آجکل نایاب تھی۔ مگر ایک دوست کے پاس سے چند نسخے ملے ہیں۔ جن لوگوں نے اس کتاب کو دیکھا ہے۔ وہ اس کی خوبی جانتے ہیں جنہوں نے نہیں دیکھا وہ یہ سمجھیں کہ آریہ سماج کے متعلق بہت سے معلومات کا ذخیرہ ہے۔ کتاب کی دو جلدیں ہیں ہر ایک کی قیمت عہ ہے۔ کتاب مذکور سے بعض مضامین چھانٹ کر چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کی صورت میں الگ الگ بھی چھپائے ہیں جن کے نام مع قیمت یہ ہیں

(۱) تردید قدامت مادہ و روح قیمت ۶/
(۲) تردید کرشن پر نازل ہونے ۳/
(۳) ویدوں پر ... یعنے آریوں کی غلط تفسیریں ۳/
(۴) شادی کا بیان اور آریہ سماج کا غلط اصول ۲/
(۵) مسئلہ نیوگ ۲/ (۶) ذات پات یعنے آریوں کی قوموں برہمن کھتری وغیرہ کا بیان کہ وہ پیدائش سے ہیں یا کرم سے ۳/ (۷) آریہ سماج کے مباحث سے دلچسپی رکھنے والوں کیلئے معلومات کا ذخیرہ ہے لکھائی چھپائی بہت اچھی ہے۔

مینیجر اہلحدیث امرتسر

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ ۴/

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے۔ رسومات شادی و غمی کی کافی اصلاح ہے۔ ضمناً بعض بیماریوں کے نسخے اور دوستوں سے وفا اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں۔ پنجابیوں خصوصاً واعظوں کیلئے بہت کارآمد و مفید کتاب ہے ۱۰/ مع محصول ۱۲/

ملنے کا پتہ
میر محمد واعظ (دفتر اہلحدیث امرتسر)

رعایتی اشتہار کتب ۴/

جو شخص مجھ سے کتب مفصلہ ذیل جمادی الاول سے ۵ ماہ رجب ۱۳۳۲ھ تک طلب کرے۔ اس کو اتنی رعایت کے ساتھ بھیجی جاویگی محصول وی پی میرے ذمہ ہوگا
سوانح احمدی یعنے حالات سید احمد صاحب بریلوی اصلی عا رعایتی عہ حضور نماز مصنفہ مولوی سید احمد صاحب غزنوی برادر مولوی عبدالجبار صاحب قیمت ۵ر رعایتی ۳ر ہر سے سن نبوی فی معجزۃ القرآن عہ رعایتی عہ ترجمان القرآن صرف سورہ بقرہ دہلی بتقطیع کلان۔ عہ رعایتی عہ تحفۃ الہند انگریزی مصنفہ شیخ عبیداللہ صاحب نومسلم عا رعایتی عہ

ملنے کا پتہ
عبدالغفار تاجر کتب محلہ قدیر آباد شہر ملتان دروازہ لوہاری

سراج الدین المعروف جامع العلوم ۵/
اتفاق المخلوق المعروف بحر محیط

کتاب کا نام ہی سنکر معلوم ہو جاویگا۔ قرآن شریف احادیث شریف سے لیکر عالمگیری دہلی وغیرہ سے پارہ تک احیاء العلوم اور غنیۃ الطالبین اور مثنوی روم سے لیکر دیوان ... تک مضمون کو جا بجا لیا ہے۔ اور ایک مضمون کو ہزار ہا مضمون سے مدلل کیا ہے زیادہ تعریف فضول ہے پہلا حصہ اور چوتھا حصہ چھپ چکے ہیں قیمت ہر دو حصہ کی ... بھیجیں۔ تو ... وی پی منگوانے پر مع محصول۔ اگر شک ہو تو محصول ڈاک بھیجکر نمونہ مفت منگوالیں۔ ایک روپیہ کا منی آرڈر بھیجنے والوں سے چار روپیہ عدد مع محصول ڈاک۔ اور تقلید شخصی و بشارت محمدی مفت دی جاویگی۔ تبادلہ کتابیں ہو سکتا ہے مکمل کتاب بارہ سو صفحات کی ہوگی

المشتہر
عبدالعزیز ولد مولوی ابوالحسن صاحب مصنف فیض الباری المعروف صحیح بخاری مترجم غنیۃ الطالبین و تلخیص الصحاح و مشکوٰۃ شریف وغیرہ
موضع نیچ گرائیں ڈاکخانہ رکھ چلوترہ (سیالکوٹ)

نصرۃ الواعظین باوصاف سید المرسلین ۴/

یہ کتاب اپنے طرز بیان میں نرالی ہے۔ مسلمان آنکھوں کو نور قلب کو سرور۔ اور ان کے ایمان کو قوت و تازگی بخشنے والی ہے۔ اس میں دس بیان ہیں۔ اور ہر بیان اولاً ان آیات سے شروع کیا گیا ہے۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان پر دلالت کرتی ہیں پھر انکا ترجمہ اور شان نزول اور ان کے متعلق حکم و نکات بیان کئے گئے ہیں۔ اور اثناء بیان میں موافق آیات شریفہ حضور کے اوصاف و فضائل جمیلہ با احادیث و روایات صحیحہ اور جا بجا اشعار اور مثنوی مولانا روم دلچسپی کیلئے لائی گئی ہے۔ غرضکہ یہ کتاب عموماً تمام اہل اسلام اور خصوصاً واعظین اور طلبائے مدارس اسلامیہ کیلئے بہت مفید و کارآمد ہے۔ اگر ہر مسلمان اسے بہ نقد جان خریدے تو بیجا اور زیبا۔ فی جلد مع محصول عہ ہر کیلئے ... رعایت کتاب فضائل محمدیہ نصف قیمت ۲ر ... اخبار کا حوالہ دیں

ملنے کا پتہ مولوی محمد عیسیٰ بالنسن ... محلہ گلہ ٹھیا

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات ۴/

حب دافع جریان و کثرت احتلام
ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہوجاتا ہے ضعف دماغ اور دیگر کمزوریوں کیلئے نہایت مفید گولیاں ہیں قیمت عہ

طلاء اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے ہوتے ہیں دور ہو جاتے ہیں عہ

حب مسہل لوا مصلح ہر قسم
بادی آبی خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر عہ

سرمہ سبز خاص
اس سرمہ کے استعمال سے دھند جالا غبار پانی بہنا وغیرہ دور ہو کر علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے فی تولہ عہ

دوائی خارش ہر قسم
اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ اس کی خاص صفت یہ ہے کہ خارش میں صرف ہاتھوں پہ ملنے سے دور ہو جاتی ہے فی تولہ ۸

مینیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

AsliAhleSunnet.com

قرآن مجید

۵۲/۲۶

قرآن مجید مترجم جلی قلم اور خوشخط ۔ بین السطور میں ترجمہ مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کا ۔ حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن درج ہے ۔ اخیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس حالات بالاختصار ۔ کاغذ بادامی ۔ یہ قرآن مجید نہایت صحیح نہایت خوشخط ۔ اور جلی حروف میں ہے ۔ عورتوں ۔ بوڑھوں کے لئے نہایت مفید ہے اصلی عللہ رعایتی مجلد چرمی صرف عصہ محصولڈاک ۱۰/

حمائل شریف معریٰ } نہایت خوشخط ۔ عمدہ کاغذ ۔ لکھائی ۔ چھپائی ۔ لفظ لفظ علیحدہ علیحدہ ۔ شروع میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی اسعد میں دیگئی ہے ۔ اخیر میں سورتوں ۔ سیپاروں ۔ رکوع ۔ قرءات کے اعداد و شمار درج ہیں ۔ تقطیع اوسط ۔ سطر دو حرف وسط میں کاتا مد ہے ۔ بوڑھوں ۔ بچوں ۔ عورتوں کے لئے نہایت کارآمد ۔ اہل ملک نے اسے بیحد پسند کیا ہے ۔ چند جلدیں رہ گئی ہیں بعد ازاں بہت مہنگی قیمت پر ملے گی ۔ ہدیہ صرف دو روپے (عگ) مع محصول

سفری جیبی حمائل شریف مترجم } حمائل شریف کارڈ کے برابر ہے نہایت خوشخط ۔ صحیح ترجمہ عمدہ ۔ ملک میں عام طور پر پسند کی گئی ہے جیب میں آسکتی ہے ۔ جلد چرمی خوشنما ۔ مع محصول عہ

لغات القرآن } اس میں قرآن شریف کے جملہ الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کر کے ہر ایک لفظ کے ساتھ اس کے معانی و مصادر ماخذ و مجرد درج ہیں ۔ مزید استفادہ کے لئے اس کے شروع میں مختصر طور پر عربی گرامر کے قواعد بھی بتا دئے ہیں ۔ تاکہ مبتدی کو الفاظ قرآنی کے معانی سمجھنے میں آسانی ہو غرض اس کے مطالعہ سے ایک اردو دان قرآن مجید کے معانی و مطالب سے کامل واقفیت حاصل کر سکتا ہے　مع محصول عہ

تفسیر اتقان فی علوم القرآن } خاتمۃ المحدثین امام الہمام مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی مستند و مقبول عام تصنیف اتقان فی علوم القرآن کا سلیس اردو ترجمہ ۔ اس میں قرآن مجید کے جملہ علوم ۔ اور ہر علم کے انواع و اقسام ۔ مثلاً عام ۔ خاص ۔ مجمل ۔ مبین ۔ محکم ۔ متشابہ ۔ ظاہر ۔ نص ۔ وغیرہ ۔ قرآن مجید کے نزول کی کیفیت ۔ اسباب نزول ۔ کون سی آیت کس وقت اور کس جگہ نازل ہوئی اور کونسی سورت کب ۔ قرآن مجید کس طرح جمع کیا گیا ۔ اس میں کیا کیا اعجاز ہیں ۔ قرآن مجید سے مسائل نکالنے کے کیا طریق ہیں ۔ غرض قرآن مجید کے متعلق جملہ امور کو نہایت تفصیل سے بیان کیا ہے ۔ یہ کتاب بہمہ وجوہ کامل و مکمل ہے ۔ قیمت ہر دو حصہ اصلی عسہ رعایتی صرف للعہ مع محصول للعہ (قریب الاختتام ہے جلد منگوالو)

اسلام اور علمائے فرنگ ۔ ۳/

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

مومیائی

۵۲/۳۳

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل دق دمہ کھانسی ۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ۔ ان کیلئے اکسیر ہے ۔ یہ چند دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے ۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے ۔ مرد و عورت بوڑھے بچے جوان کیلئے یکساں مفید ہے ۔ ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۲ روپے پاؤ پختہ سے مع محصولڈاک وغیرہ (غیر ممالک سے محصول علاوہ)

نقل شہادات

جناب حکیم محمد رفیق صاحب محمود مراقبل ضلع شاہ آباد سے رقمطراز ہیں کہ پہلے بھی بار آپ کے ہاں سے مومیائی منگائی ۔ باذنہٖ تعالیٰ مفید ثابت ہوئی ۔ بمجرد وصول کارڈ ہذا وی پی کے ذریعہ ایک چھٹانک ارسال فرمائیے (۲ اپریل ۱۹۱۵ء)

جناب مولوی محمد عبدالکریم صاحب مدرس اسلامیہ بنارس سے لکھتے ہیں کہ آپکی دوائی مومیائی میرے محب قلبی مولوی محمد امین الدین صاحب نے منگوا کر استعمال کی بہت فائدہ ہوا ۔ اس خاکسار کے نام بذریعہ وی پی آدھ پاؤ مومیائی بہت جلد روانہ فرمائیے (۱۲ اپریل ۱۹۱۵ء)

جناب مولوی محمد صاحب دھکادی ضلع پیلی بھیت سے تحریر کرتے ہیں کہ اکثر لوگوں کو آپ سے مومیائی منگوا کر استعمال کرنے دیا گیا ۔ بہت نفع پہنچا ایک چھٹانک مومیائی جلدی روانہ فرمائیے ۔ بنام منشی محمد بخش صاحب رئیس سونڈیا ضلع بانس بریلی ۔ (۲۲ اپریل ۱۹۱۵ء)

ملنے کا پتہ

پرو پرائیٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹڑہ قلعہ

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر مان گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک نے شائع کیا

AsliAhleSunnet.com